آزاد جموں و کشمیر

جوڈیشل پالیسی

۲۰۱۸ء

جاری کردہ:

(ریاستی جوڈیشل پالیسی ساز کمیٹی)

بذریعہ

محکمہ قانون، انصاف، پارلیمانی امور و انسانی حقوق

(پیغام)

جناب چیف جسٹس آزاد جموں وکشمیر

(چیئر مین ریاستی عدالتی پالیسی ساز کمیٹی)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

وَأَنزَلْنَآ إِلَيْكَ ٱلْكِتَـٰبَ بِٱلْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ ٱلْكِتَـٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ ۖ فَٱحْكُم بَيْنَهُم بِمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ ۖ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ ٱلْحَقِّ ۚ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنكُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا ۚ وَلَوْ شَآءَ ٱللَّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَٰحِدَةً وَلَـٰكِن لِّيَبْلُوَكُمْ فِى مَآ ءَاتَىٰكُمْ ۖ فَٱسْتَبِقُوا۟ ٱلْخَيْرَٰتِ ۚ إِلَى ٱللَّهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ (المائدہ:۴۸)

ترجمہ:

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔

اور ہم نے آپ کی طرف حق کے ساتھ یہ کتاب نازل فرمائی ہے جو اپنے سے اگلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے اور ان کی محافظ ہے۔ اس لئے آپ ان کے آپس کے معاملات میں اسی اللہ کی اتاری ہوئی کتاب کے ساتھ حکم کیجیئے اور اس سے ہٹ کر ان کی خواہشوں کے پیچھے نہ جایئے۔ تم میں سے ہر ایک کے لئے ہم نے ایک دستور اور راہ مقرر کردی ہے۔ اور اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک ہی امت بنا دیتا لیکن اس کی چاہت ہے کہ تمہیں جو دیا ہے اس میں تمہیں آزمائے۔ تم نیکیوں کی طرف جلدی (سبقت) کرو۔ تم سب کو اللہ ہی کی طرف پلٹنا ہے پھر وہ تمہیں ہر وہ چیز بتا دے گا جس میں تم اختلاف کرتے ہو۔

(المائدہ۔۴۸)

انسانی معاشرے کے معرض وجود میں آتے ہی نظام عدل کی ابتداء بھی ہوگئی۔ کسی بھی انسانی معاشرے کی تشکیل کا تصدر نظام عدل کے بغیر نہیں کیا جا سکتا۔ نظام عدل میں منصف کی ذمہ داری، دیگر ملازموں کی طرف نہ ہے بلکہ یہ اللہ کی طرف سے خصوصی انتخاب اور اکرام ہے۔ منصف کو اپنی ذمہ داریاں نبھانے کے لئے دیگر ملازمین سے ہٹ کر ایک منفرد، فعال اور معتبر کردار ادا کرنا ہوتا ہے، جس کے لئے اسے امانت، دیانت، اہلیت، قابلیت اور انتھک محنت کے اوصاف سے ہمہ وقت اپنے آپ کو مزین رکھنا ہوتا ہے۔ اس حوالہ سے انسانی بنائے ہوئے قوانین وضوابط کے علاوہ سب سے بڑھ کر جس چیز کو مدنظر رکھنا ہوتا ہے وہ اپنے خالق اور معبود کی خوشنودی ہے۔ اوپر درج کردہ آیت کریمہ میں واضح حکم ہے کہ ہر ایک کے لئے دستور، طریقہ کار، قواعد وضوابط وضع شدہ ہیں جن پر عملدرآمد کے لئے ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی ترغیب دی گئی ہے۔ قرآن حکیم میں کئی مقامات پر یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ نیکی اور بخشش کی طرف دوڑو۔ یہ وہ امتیازی وصف ہے جس کا منصفین سے ان کی ذمہ داریوں کے حوالہ سے تقاضہ ہے۔ خالق کائنات نے اس جامع حکم میں منصف کی پرخطر اور نازک ترین ذمہ داری کے حوالہ سے واضح کر دیا کہ لوگوں کی خواہشات، سفارشات، رشوت، لالچ، دباؤ، ترغیب، خوشامد غرض کوئی بھی شکل وصورت ہو اس سے بچنا ہے اور یہ محض چند روزہ اختیارات کا استعمال اور شان وشوکت کے اظہار کا منصب نہ ہے بلکہ بہت بڑی آزمائش ہے۔ سب نے اللہ کی طرف ہی پلٹنا ہے جو قبروں سے مدفونوں اور سینے سے رازوں کو نکال ظاہر کرے گا۔

بطور چیئرمین عدالتی پالیسی ساز کمیٹی میں تمام منصف حضرات سے یہی توقع رکھتا ہوں کہ اس عدالتی پالیسی میں جو اصول وضوابط وضع کئے گئے ہیں وہ محض کاغذ وقرطاس تک محدود نہیں رہیں گے بلکہ ان کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ہر سطح کے منصف حضرات نے ایک مقدس فریضہ سمجھتے ہوئے اپنی پوری ذہانت، اہلیت اور محنت کے ساتھ کام کرنا ہے۔ ہم سب

نے اپنے اپنے اعمال لیئے اللہ کے سامنے جوابدہ ہونا ہے- دنیا میں انسان کی نظر دھوکہ کھا سکتی ہے اور اسے اندھیرے میں رکھا جا سکتا ہے مگر اس خالق کائنات سے ہماری زندگی کا کوئی لمحہ، کوئی عمل حتیٰ کہ دل و دماغ میں پیدا ہونے والا تصور تک نہاں نہیں ہے وہ سب سے باخبر ہے- اس ریاست اور معاشرہ میں انصاف سے منسلک لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے بڑے انعام اور عزت سے نوازا ہے- اس کی شکر گزاری کے ساتھ ساتھ اس معاشرے کے مفلوک الحال، پریشان اور مسائل و مصائب سے نبرد آزما، کمزور و محروم طبقات اور معصوم بچوں کی نہ صرف ہم سے توقعات وابستہ ہیں بلکہ ان کے حقوق ان تک پہنچانا ہماری ذمہ داری ہے- اگر ہم اس ذمہ داری کو نبھانے میں کوتاہی برتیں گے تو اس بڑی عدالت میں جہاں نہ کوئی سفارش ہوگی اور نہ بدلہ قبول ہوگا ان لوگوں کے ہاتھوں سے ہمارے گریباں کوئی نہ چھڑا سکے گا- اس لئے ہمیں فکر آخرت کرتے ہوئے ان لوگوں کے حقوق کے تحفظ، بحالی اور فراہمی کے لئے پوری دیانت، امانت اور صلاحیت سے تمام مسائل کو بروئے کار لانا ہوگا ہمیں ہی قوموں کی امامت کرنا تھی جس کے لئے ضروری ہے کہ

سبق پھر پڑھ صداقت کا، عدالت کا ، شجاعت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

قواعد وضوابط اور پالیسی، رہنمائی کے لئے وضع کئے جاتے ہیں- جو محض کاغذ پر لکھنے سے کوئی حیثیت نہیں رکھتے جب تک کہ متعلقہ منصف ان کی روح و منشاء کی مطابق انہیں بروئے کار نہ لائے- یہ قواعد وضوابط اور پالیسی از خود کوئی جامع چیز نہ ہے بلکہ منصف کو بیدار عدالتی ذہن اور حالات وواقعات کے مطابق دانائی اور حکمت کے تقاضوں کے ساتھ فراہمی انصاف کے لئے بروقت موثر طرز عمل اپناتے ہوئے، قانون اور قواعد وضوابط کو حرکت میں لانا ہوتا ہے- منصف کو ایک مشین یا روبوٹ کی طرح نہیں، بلکہ حساس و بیدار

زندہ انسان کی طرح خود کو عدالت میں دادرسی کے لئے آئے ہوئے سائل کی جگہ تصور کرتے ہوئے طرز عمل اپنانا ہے- اس لئے توقع کی جاتی ہے کہ ہر سطح کے منصف حضرات دن کے اختتام پر اپنے ضمیر کا محاسبہ کرتے ہوئے آرام کے لئے بستر پر اسی وقت جائیں گے جب اطمینان ہو کہ آج کوئی سائل عدالتی معاملہ میں مثبت پیش رفت کے بغیر مایوس نہیں لوٹا-

ماتحت عملے اور وکلاء سے کام لینا اور ان کی نگرانی رکھنا بھی منصف کی ذمہ داری ہے- وکلاء حضرات کا نظام فراہمی انصاف میں بڑا کردار ہے- حکمت عملی سے ان سے معاونت حاصل کرنا بالخصوص غیر ضروری تاخیری حربوں کے طرز عمل کو حکیمانہ طرز عمل سے ختم کرتے ہوئے سرعت کے ساتھ مقدمات میں پیش رفت کو یقینی بنانا بھی منصف کی دانش مندی کا محتاج ہے- منصف حضرات کے لئے یہ بھی لازم ہے کہ وہ معاشرے کے کمزور طبقہ کے معاملات پر خصوصی توجہ دیں اور ان کی بروقت یکسو کرنے کے لئے موثر اقدامات اٹھائیں- بچوں کی حضانت، نان ونفقہ، خواتین کے نان ونفقہ، عائلی قانون اور سمندر پار رہائش پذیر شہریوں کے معاملات کو ترجیح دیتے ہوئے جلد یکسو کرنے کی حکمت عملی اپنانا ہی وقت کا تقاضہ ہے-

نظام فراہمی عدل کے حوالہ سے قواعد وضوابط کا مرتب کرنا اور پالیسی وضع کرنا ایک مسلسل عمل کا نام ہے جو کسی بھی سطح پر جامد وساکت نہیں ہوسکتا اور نہ ہی اسے کبھی مکمل کیا جاسکتا ہے- حالات اور وقت کے تقاضوں کے مطابق اس میں تبدیلی اور ارتقاء بنیادی لازمہ ہے- ریاستی عدالتی پالیسی ساز کمیٹی نے نہ صرف وکلاء تنظیموں بلکہ معاشرے کے دیگر اہل دانش طبقوں کو بھی مدنظر رکھتے ہوئے ضروری نکات پالیسی میں سموئے ہیں، لیکن یہ نہ تو حتمی ہیں اور نہ ہی کلی یا مکمل- اس میں مسلسل ایزادگی، اضافہ، بہتری اور تبدیلی کی گنجائش موجود ہے اور تمام متعلقین اور ذی شعور افراد کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس نسبت کارآمد تجاویز سے نوازیں تاکہ اسے مسلسل بہتر بنانے کا عمل جاری رہے- بلاشبہ یہ کٹھن کام ہے جیسا کہ

شاعرِ مشرق حکیم الامت نے فرمایا:

آئین نو سے ڈرنا، طرزِ کہن پہ اڑنا
منزل کٹھن یہی ہے، قوموں کی زندگی میں

یہ پالیسی عدالتی کاروائی سے متعلق ہے جبکہ دیگر ذیلی معاملات فراہمی مناسب مکانیت، مالی وسائل، معقول تعداد منصفین بمناسبت تعداد مقدمات، منصفین کی شرائط ملازمت وغیرہ اس میں درج نہ ہیں- ان کے لئے علیحدہ سے پالیسی وحکمت عملی وضع شدہ پر عمل درآمد کیا جارہا ہے- ریاستی پالیسی ساز کمیٹی کی تشکیل ریاستی نظام عدل میں اہم سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے، جس سے ریاست کے اس اہم ادارہ کو یک جان ہو کر موثر طریقے سے کردار ادا کرنے میں مدد ملے گی-

نافذ العمل نظام فراہمی انصاف میں عدالت العالیہ کو انتہائی اہمیت حاصل ہے- آئین کے مطابق عدالت العالیہ کو نہ صرف رٹ کے خصوصی اختیار بشمول دیگر اختیار اپیل، نگرانی وغیرہ حاصل ہیں بلکہ ماتحت عدالتوں کی انتظامی اور عدالتی ہر اعتبار سے نگرانی اور کارکردگی کے جائزے اور رہنمائی کی ذمہ داری بھی عدالت العالیہ پر عائد ہوتی ہے- اس پالیسی کو موثر بنانے کے لئے عدالت العالیہ کے اس اہم کردار کو بھی مدنظر رکھا گیا ہے-

(چوہدری محمد ابراہیم ضیاء)
چیف جسٹس آزاد جموں وکشمیر/
چیئرمین ریاستی عدالتی پالیسی ساز کمیٹی

پیغام

(سیکرٹری جوڈیشل پالیسی ساز کمیٹی)

آزاد حکومت ریاست جموں وکشمیر نے نظام عدل کو عہد حاضر کے تقاضوں سے ہم آہنگ بنانے، پائی جانے والی خرابیوں کو دور کرنے اور اصلاحات تجویز کرنے کی خاطر "The State Judicial (Policy Making) Committee Act, 2017" کا نفاذ کرتے ہوئے ریاستی جوڈیشل پالیسی ساز کمیٹی جناب چیف جسٹس، آزاد جموں وکشمیر کی سربراہی میں قائم کی۔ جس میں بذیل اصحاب کو بطور ممبر شامل کیا گیا ہے:-

(I) جناب سنیئر جج عدالت العظمیٰ، آزاد جموں وکشمیر۔

(II) جناب چیف جسٹس عدالت العالیہ، آزاد جموں وکشمیر۔

(III) جناب سنیئر جج عدالت العالیہ، آزاد جموں وکشمیر۔

(IV) سیکرٹری قانون، انصاف پارلیمانی امور وانسانی حقوق۔

۲۔ فاضل ممبران کمیٹی، وکلاء صاحبان اور صاحب علم ودانش کی جانب سے نظام عدل میں پائی جانے والی خامیوں کی نشاندہی اور اصلاح کے حوالہ سے موصولہ تجاویز کا ریاستی جوڈیشل پالیسی ساز کمیٹی نے بغور جائزہ لینے کے بعد جوڈیشل پالیسی مجریہ ۲۰۱۸ء مرتب کی۔ جو کمیٹی نے اپنے اجلاس منعقدہ مورخہ ۶ جولائی ۲۰۱۸ء میں منظور کرتے ہوئے اس کے اجراء کے احکامات صادر فرمائے۔

۳۔ امید ہے کہ آزاد جموں وکشمیر جوڈیشل پالیسی مجریہ ۲۰۱۸ء فاضل عدلیہ، وکلاء صاحبان اور فریقین کیلئے انصاف کے حصول اور فراہمی میں معاون ومددگار ثابت ہوگی۔

مظفرآباد
۱۴ستمبر ۲۰۱۸ء

(ارشاد احمد قریشی)
سیکرٹری قانون/
سیکرٹری جوڈیشل پالیسی ساز کمیٹی

فہرست

	نام، وسعت اور اطلاق		۱
حصہ: الف			
II۔	انسداد رشوت ستانی / بدمعاملگی		۲
	۱۔	ضابطہ اخلاق مجریہ ۲۰۱۰ء پر مکمل عملدرآمد	۲
	۲۔	عدالت العالیہ کی سطح پر سیل کا قیام	۲
	۳۔	ماہانہ کارکردگی رپورٹ	۲
	۴۔	عدالت العالیہ کی سطح پر کمیٹی کا قیام	۳
	۵۔	اچانک معائنہ	۳
	۶۔	سالانہ خفیہ رپورٹس	۳
	۷۔	اثاثوں کا ریکارڈ	۳
	۸۔	دیانت دار عدالتی آفیسران کو اضافی مفاد	۴
	۹۔	بدمعاملگی اور رشوت ستانی کے خاتمہ کے لیے ضلعی و تحصیل سطح پر کمیٹی کی تشکیل	۴
	۱۰۔	وکلاء کی بدعنوانی اور بدمعاملگی کا تدارک	۴
	۱۱۔	اعلیٰ عدلیہ کے سابقہ عہدیداران پر سابقے و لاحقے اور جھنڈے وغیرہ کے استعمال کی ممانعت	۵
	۱۲۔	مقدمات کے انفصال میں وکلاء کا کردار	۵
	۱۳۔	لاءفرمز کا قیام	۶
	۱۴۔	عرائض نویس واسٹامپ فروشوں کی نگرانی	۶

۱۵۔	بیان حلفی اور ریکارڈ میں جعلسازی کا تدارک	۷
۱۶۔	شکایت بکس کی تنصیب	۷
۱۷۔	ہدایات کی نمایاں جگہوں پر تنصیب	۷
۱۸۔	سیمینار، کانفرنسز اور ورکشاپس کا انعقاد	۷
۱۹۔	محکمہ مال میں بدعنوانی کے انسداد کے لیے کمیٹی کی تشکیل	۸
۲۰۔	کمپیوٹرائزڈ ریونیو ریکارڈ	۸
۲۱۔	کلوز سرکٹ کیمروں کی تنصیب	۸
۲۲۔	بدمعاملگی کے معاملات میں عدالت العالیہ کو رپورٹ	۸
۲۳۔	ججز / قاضی صاحبان کا عرصہ قیام	۸
۲۴۔	نادار طبقہ کی بلامعاوضہ رضا کارانہ قانونی معاونت کے لیے وکلاء کی فہرست کی تیاری	۹
	حصہ: ب	
III۔	**فوجداری مقدمات سے متعلق رہنما اصول**	۱۰
۱۔	ضمانت پر رہائی	۱۰
۲۔	ریکارڈ کی طلبی	۱۰
۳۔	طلبی ریکارڈ کی مدت	۱۰
۴۔	درخواست ضمانت کے فیصلہ کی مدت	۱۰
۵۔	درخواست منسوخی ضمانت کے فیصلہ کی مدت	۱۱
۶۔	ریمانڈ آرڈر	۱۱
۷۔	جیل کا دورہ اور ملزمان کا ریمانڈ	۱۱

۸۔	ادخال چالان کی مدت	۱۱
۹۔	عدم تکمیل چالان پر ذمہ داران کے خلاف کارروائی	۱۱
۱۰۔	فوجداری عدالتوں میں رجسٹر مرتب کرنا	۱۲
۱۱۔	استغاثہ اور تحقیقات کرنے والے اداروں کی استعداد کار میں اضافہ	۱۲
۱۲۔	عدالتی افسران کی تربیت کا اہتمام	۱۲
۱۳۔	مقدمات جن میں سزا ۷ ماہ سے زائد ہو، کے فیصلہ کے مدت	۱۲
۱۴۔	حفاظتی حراست سے متعلق مقدمات	۱۳
۱۵۔	نادار ملزمان کو وکیل کی معاونت کی فراہمی	۱۳
۱۶۔	دیت، ارش اور ضمان کے قوانین سے استفادہ	۱۳
۱۷۔	جیل میں سکنی ماحول کی بہتری	۱۳
۱۸۔	رحم کی اپیلوں کی فہرست	۱۴
۱۹۔	منشیات، انسداد دہشتگردی ،خواتین اور نابالغ ملزمان کے مقدمات	۱۴
۲۰۔	گواہان استغاثہ کی پیشی	۱۴
۲۱۔	قتل اور اقدام قتل کے مقدمات میں کارروائی	۱۴
۲۲۔	حوالاتی اور قیدیوں کے لیے مناسب اقدامات	۱۵
۲۳۔	تفتیشی افسران کی لاپرواہی کی نشاندہی اور انضباطی کارروائی	۱۵
۲۴۔	سرکاری وکیل اور تفتیشی افسران کی تربیت	۱۶
۲۵۔	قیدیوں کی عدالت میں پیشی کو یقینی بنانا	۱۶

	۲۶۔	گواہان استغاثہ کی عدم پیشی	۱۶
	۲۷۔	غیر ضروری تاریخ گردانی کی حوصلہ شکنی	۱۷
	۲۸۔	ویڈیو کانفرنس کی سہولت کی فراہمی	۱۷
IV۔		**دیوانی مقدمات کی نسبت رہنما اصول**	۱۷
	۱۔	عرضی رٹ کی ابتدائی سماعت پر کارروائی	۱۷
	۲۔	ابتدائی سماعت پر عرضی رٹ کی پذیرائی کا تعین	۱۸
	۳۔	قومی مفاد کے مقدمات میں حکم امتناعی اور فیصلے کی مدت	۱۸
	۴۔	حکم امتناعی کے معاملات کے تصفیہ کی مدت	۱۸
	۵۔	کرایہ کے مقدمات کے فیصلہ کی مدت	۱۹
	۶۔	عائلی مقدمات کے فیصلہ کی مدت	۱۹
	۷۔	عائلی مقدمات میں اپیل ہا کی فیصلہ کی مدت	۱۹
	۸۔	قانون مال گزاری کے تحت وصولی رقم کی کارروائی	۱۹
	۹۔	نظر ثانی کے فیصلہ کی مدت	۱۹
	۱۰۔	تجارتی ،مالیاتی اور کاروباری معاملات کا فوری بنیادوں پر فیصلہ	۲۰
	۱۱۔	مقدمات کے فوری انفصال کے لیے اقدامات	۲۰
	۱۲۔	غلط اور بے بنیاد مقدمہ بازی پر ہرجانہ	۲۰
	۱۳۔	ہر ماہ کے آخری ہفتہ کا دن بطور سنائے جانے فیصلہ	۲۰
	۱۴۔	شہادت کے مواقع کی تعداد	۲۱
	۱۵۔	طلبی کے طریقہ کار کی بہتری اور مدت	۲۱
	۱۶۔	ہمراہ فیصلہ ڈگری کا مرتب کرنا اور بروقت مصدقہ نقول کی فراہمی	۲۱

	۱۷۔	درخواست برآمدگی مقدمہ اور منسوخی یکطرفہ حکم کا بعجلت ممکنہ فیصلہ	۲۱
	۱۸۔	شہادتوں کو قلمبند کرنے کے لیے کمیشن کا تقرر	۲۲
	۱۹۔	جہیز کی ڈگری میں قیمت جہیز کا تعین	۲۲
	۲۰۔	مقدمات کے فوری انفصال کے لیے متبادل ذرائع اور طریقہ کار کا استعمال	۲۲
	۲۱۔	دستاویزی شہادت سے متعلق امور کا تعین	۲۳
	۲۲۔	عدالت العالیہ کی قواعد کمیٹی کی مجوزہ ترامیم کا نفاذ اور عملدرآمد	۲۴
	۲۳۔	ابتدائی مرحلے پر فریقین کا راضی نامہ	۲۴
7۔	**متفرق مقدمات کی نسبت رہنما اصول**		۲۴
	۱۔	سپرداری گاڑی اور جائیداد سے متعلق درخواست	۲۴
	۲۔	کریمنل جسٹس کوآرڈینیشن کمیٹی کے اجلاس کا انعقاد	۲۵
	۳۔	خصوصی بینچ کی تشکیل	۲۵
	۴۔	غلط اور بے بنیاد مقدمہ بازی پر جرمانے	۲۵
	۵۔	متفرق احکام کے خلاف نگرانی کے فیصلہ کی مدت	۲۵
	۶۔	مقدمات میں التواء	۲۵
	۷۔	خواتین، نابالغ اور بیرون ملک مقیم افراد سے متعلق مقدمات کا فیصلہ	۲۵
	۸۔	خفیف مطالبات اور معمولی جرائم عدالتی آرڈیننس ۲۰۰۲ء سے راہنمائی	۲۶
	۹۔	متبادل ذرائع سے مقدمات کا حل	۲۶

۱۰۔	پرانے مقدمات کے فیصلہ کی ترجیح	۲۶
۱۱۔	پرانے مقدمات کی سماعت کے لیے بینچ کی تشکیل	۲۶
۱۲۔	ماحولیات اور مفاد عامہ سے متعلقہ مقدمات	۲۶
۱۳۔	مقدمات کا میرٹ پر فیصلہ	۲۶
۱۴۔	قوانین اور قواعد پر عملدرآمد	۲۷
۱۵۔	فرانزک سائنس لیبارٹی کا قیام	۲۷
۱۶۔	ڈسپلن کی پابندی	۲۷
۱۷۔	ضابطہ اخلاق مجریہ ۲۰۱۰ء	۲۸
۱۸۔	مجموعہ ضابطہ دیوانی کے آرڈرز میں ترمیم	۴۵

<><><><><>

آزاد جموں وکشمیر جوڈیشل پالیسی ۲۰۱۸ء

<><><><><>

ہرگاہ کہ نظام عدل کا قیام ہر ریاست کی ذمہ داری ہے اور حکومت کے لیے لازم ہے کہ وہ اس سلسلہ میں ضروری انتظام وانصرام کرے؛

ہرگاہ کہ قانون وآئین پر عملدرآمد، تنازعات کا جلد تصفیہ اور ریاست کے جملہ شہریوں کو بلاتفریق انصاف کی فراہمی عدلیہ کی بنیادی ذمہ داری ہے؛

ہرگاہ کہ اس امر کو محسوس کیا گیا ہے کہ مقدمہ کے جلد تصفیہ اور بے بنیاد مقدمہ بازی کی حوصلہ شکنی کے لیے ضروری پالیسی کا اجراء عمل میں لایا جائے؛

لہذا اُن اختیارات کی روسے جو ریاستی جوڈیشل پالیسی ساز کمیٹی کو آزاد جموں وکشمیر جوڈیشل پالیسی ساز کمیٹی ایکٹ ۲۰۱۷ء کے تحت حاصل ہیں، کو بروئے کار لاتے ہوئے بذیل جوڈیشل پالیسی کا اجراء ونفاذ عمل میں لایا جاتا ہے:۔

I۔ نام، وسعت اور اطلاق:۔ (۱) یہ پالیسی آزاد جموں وکشمیر جوڈیشل پالیسی ۲۰۱۸ء کے نام سے موسوم ہوگی۔

(۲) اس کا اطلاق آزاد جموں وکشمیر پر ہوگا۔

(۳) یہ پالیسی فوری طور پر نافذ العمل ہوگی۔

حصہ: الف

II۔ انسداد رشوت ستانی / بدمعاملگی:۔ رشوت ستانی / بدمعاملگی کے انسداد کے لیے بذیل اصول وضع کیے جاتے ہیں:۔

۱۔ **ضابطہ اخلاق مجریہ ۲۰۱۰ء پر مکمل عملدرآمد:۔** ماتحت عدلیہ کے منصفان کے لئے ضابطہ اخلاق مجریہ ۲۰۱۰ء (ضمیمہ I منسلکہ) پر مکمل ومؤثر عملدرآمد کو یقینی بنایا جائے گا۔

۲۔ **عدالت العالیہ کی سطح پر سیل کا قیام:۔** ماتحت عدالتی عملہ کے نظم وضبط کو بہتر بنانے اور بدمعاملگی کے معاملات کے خاتمہ کے لیے عدالت العالیہ کی سطح پر ایک سیل چیف جسٹس عدالت العالیہ کی نگرانی میں قائم کیا جائے گا جہاں پر شکایات کا جائزہ لیتے ہوئے ان پر کارروائی کی جائے گی اور ان شکایات کی ایک نقل رجسٹرار عدالت العظمیٰ کو بھی بھیجی جائے گی۔

۳۔ **ماہانہ کارکردگی رپورٹ:۔** ماتحت عدلیہ کی ماہانہ کارکردگی رپورٹ حاصل کرتے ہوئے رفتار کار اور معیار کے حوالے سے ضروری اقدامات عمل میں لائے جائیں گے اور چیف جسٹس عدالت العالیہ مناسب ہدایات صادر کریں گے۔

۴۔ **عدالت العالیہ کی سطح پر کمیٹی کا قیام:۔** ماتحت عدلیہ میں عدالتی فیصلوں کا معیار، اقرباء پروری، جانبداری اور بدعنوانی جیسے عوامل کی نشاندہی اور اختیارات کے بیجا استعمال کے حوالے سے عدالت العالیہ کی سطح پر ایک کمیٹی چیف جسٹس عدالت العالیہ تشکیل دیں گے جو وقتاً فوقتاً فیصلہ جات کا اس حوالہ سے جائزہ لے کر رپورٹ پیش کرے گی اور مطابقاً فوری کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

۵۔ **اچانک معائنہ:۔** عدالتی آفیسران اور ماتحت عملہ کی شہرت اور بدمعاملگی کے حوالے سے یا ان کا طرز زندگی ظاہری ذرائع آمدن سے مغائر ہونے کا جائزہ لینے کے لئے جج عدالت العالیہ کو اچانک معائنہ کرنے کے لیے مقرر کیا جا سکتا ہے۔ چیف جسٹس عدالت العالیہ، عدالت ہا ماتحت کا بذات خود اچانک معائنہ کریں گے یا اس مقصد کے لیے عدالت العالیہ کے ججز صاحبان کو مامور کریں گے۔ اس حوالے سے تقسیم کار ڈویژنل یا ضلعی سطح پر بھی عمل میں لائی جاسکتی ہے۔

۶۔ **سالانہ خفیہ رپورٹس:۔** سالانہ خفیہ رپورٹس کو پوری احتیاط، جائزہ اور تصدیق کے ساتھ مرتب کیا جانا چاہیے۔

۷۔ **اثاثوں کا ریکارڈ:۔** جج / جوڈیشل آفیسران اور ان کے زیر کفالت افراد کو ملازمت میں آنے اور اس کے بعد سالانہ اپنے اثاثوں کو ظاہر کرنا ہوگا۔

۸۔ **دیانت دار عدالتی آفیسران کو اضافی مفاد:۔** دیانتدار، ذہین اور محنتی عدالتی آفیسران کو اضافی مفاد دیا جائے گا جس میں قبل از وقت اضافی ترقیاں اور اپنی مرضی کے مقام پر تعیناتی شامل ہوگی۔ باصلاحیت عدالتی آفیسران کو اپنی تعلیمی قابلیت میں بہتری کے لیے بھی مواقع فراہم کیے جائیں گے۔

۹۔ **بدمعاملگی اور رشوت ستانی کے خاتمہ کے لیے ضلعی و تحصیل سطح پر کمیٹی کی تشکیل:۔** عدالتی سٹاف، کلرکس، منشی، ٹاؤٹ جیسے افراد کی بدمعاملگی اور رشوت ستانی کے خاتمہ کے لیے ضلعی سطح پر ڈسٹرکٹ وسیشن جج / قاضی صاحبان اور صدر انجمن وکلاء پر مشتمل کمیٹی تشکیل دے کر ایسے افراد کے خلاف کارروائی اور ان پر مکمل نگرانی رکھی جائے گی۔ ایسی کمیٹی تحصیل سطح پر سول جج / قاضی عدالت کی سطح پر بھی اگر قابل عمل ہو تو تشکیل دی جائے گی۔

۱۰۔ **وکلاء کی بدعنوانی اور بدمعاملگی کا تدارک:۔** وکلاء کے خلاف بدعنوانی کی شکایات اور پیشہ ورانہ بدمعاملگی سے متعلق معاملات کو بار کونسل میں بھیجا جائے گا اور بار کونسل ایسی شکایات پر فوری ایکشن لیتے ہوئے متعلقہ عدالت کے رجسٹرار کو اس کی اطلاع کرنے کی پابند ہوگی۔ بار کونسل وکلاء کے خلاف پیشہ ورانہ بدمعاملگی کی شکایات کو فوری اور مؤثر طور پر یکسو کرے گی۔

۱۱۔ **اعلیٰ عدلیہ کے سابقہ عہدیداران پر سابقے ولاحقے اور جھنڈے وغیرہ کے استعمال کی ممانعت:۔** ایسے وکلاء جو اعلیٰ عدلیہ میں جج / قاضی یا دیگر کسی عہدہ پر فائز رہے ہوں وہ اپنے نام کے ساتھ سابقے اور لاحقے کے طور پر سابق جج / ریٹائرڈ جج، سابق ایڈوکیٹ جنرل وغیرہ استعمال کرتے ہیں، یا اپنے نام کے ساتھ سابقہ عہدہ کی بنیاد پر ایسے جھنڈے، نشانات، القابات اور اعزازات استعمال کرتے ہیں تاکہ عوام / قانون نافذ کرنے والے اداروں کو غلط فہمی میں مبتلا کیا جائے اور اعلیٰ عدلیہ کے ججز صاحبان کا پروٹوکول حاصل کیا جائے ،اس کی سختی سے ممانعت ہوگی اور ایسے افراد / وکلاء کے خلاف لیگل پریکٹیشنرز و بار کونسل ایکٹ و رولز کے تحت کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

۱۲۔ **مقدمات کے انفصال میں وکلاء کا کردار:** سینئر وکلاء کو اپنے وقار کا خیال رکھنا چاہیے۔ وکلاء کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہونا چاہیے اور وہ عدالتوں کی معاونت میں اپنی صلاحیتوں کو بہترین طریقے سے استعمال کریں تاکہ اُن کی کاوشوں سے مقدمات کی جلد یکسوئی ممکن ہوسکے۔ وکلاء کو تاریخ گردانی سے اجتناب کرنا چاہیے۔ مقدمات میں تاریخیں دینے کی ایک حد مقرر ہونی چاہیے۔ اگر جوڈیشل آفیسر اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ وکیل کسی مقصد کے تحت

تاریخیں لے کر مقدمے کو طول دے رہا ہے تو اُس کی تاریخ کی استدعا منظور نہیں کرنی چاہیے۔ وکلاء کو ایسے مقدمات نہیں لینے چاہیے جس میں پہلے سے ہی کوئی دوسرا وکیل مقرر ہو کیونکہ ایسا طرزِ عمل انصاف کی فراہمی میں رکاوٹ بن سکتا ہے۔

۱۳۔ **لاء فرمز کا قیام:۔** ضلعی عدالتوں میں وکلاء کی پیشی کو یقینی بنانے کی غرض سے سینئر وکلاء کو لاء فرمز قائم کرنی چاہیے۔ جہاں پر وہ اپنے جونیئر وکلاء کو تربیت دے سکیں اور ان کو مقدمات تفویض کر سکیں تاکہ وہ آزادانہ طور پر مقدمات کی پیروی کر سکیں۔ مقدمات میں آزادنہ طور پر پیشی کے لیے جونیئر وکلاء کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے۔ اس طرح سینئر وکیل کی عدم دستیابی کی وجہ سے مقدمہ میں تواتر سے مہلت حاصل کرنے اور تاخیر کے عمل میں کمی لائی جا سکے گی۔

۱۴۔ **عرائض نویس و اسٹامپ فروشوں کی نگرانی:۔** عرائض نویسوں اور اسٹامپ فروشوں کی بھی نگرانی کی جائی گی اور ان کو قواعد کا پابند بنایا جائے۔ ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج، عرائض نویسوں اور اسٹامپ فروشوں کی جانب سے سادہ اور غریب لوگوں سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے بھاری فیسیں اور کمیشن وصول کرنے کا سدباب کریں گے۔

۱۵۔ **بیان حلفی اور ریکارڈ میں جعلسازی کا تدارک:۔** بیان حلفی اور ریکارڈ میں جعلسازی کے تدارک کے لئے ضروری اقدامات عمل میں لائے جائیں گے اور اس حوالے سے اوتھ کمشنرز ،نوٹری پبلک و دیگر متعلقین کو قانون کے لازمی تقاضوں پر عمل درآمد یقینی بنانے کا پابند بنایا جائے گا۔ خلاف ورزی کی صورت میں انضباطی کارروائی جلد از جلد مکمل کر کے نتیجہ خیز بنائی جائے گی۔

۱۶۔ **شکایت بکس کی تنصیب:۔** ضلعی عدالتوں میں نمایاں جگہ پر ایک شکایت بکس نصب کیا جائے گا جس میں عام لوگ ضلعی عدلیہ کے حوالے سے اپنی شکایات داخل کر سکیں گے،جن کا براہ راست ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج کی نگرانی میں جائزہ لیا جائے گا اور معقول شہادت پر ایسی شکایات پر کارروائی کی جائے گی۔

۱۷۔ **ہدایات کی نمایاں جگہوں پر تنصیب:۔** بد معاملگی اور رشوت ستانی کے انسداد کے لئے واضح ہدایات ،عدالت ہا میں ،نمایاں جگہوں پر نصب کی جائیں گی۔

۱۸۔ **سیمینارز، کانفرنسز اور ورکشاپس کا انعقاد:۔** رشوت ستانی کے خاتمہ کے لئے عوام الناس کی آگاہی کی خاطر سیمینارز ، کانفرنسز اور ورکشاپس وغیرہ کا انعقاد کروایا جائے گا۔

۱۹۔ **محکمہ مال میں بدعنوانی کے انسداد کے لیے کمیٹی کی تشکیل:۔** محکمہ مال میں بدعنوانی اور بدمعاملگی کے امور کے حوالے سے ڈپٹی کمشنر اور صدر انجمن وکلاء پر مشتمل کمیٹی تشکیل دی جائے گی۔

۲۰۔ **کمپیوٹرائزڈ ریونیو ریکارڈ:۔** محکمہ مال میں عوام الناس کو رشوت ستانی اور مشکلات سے بچانے کے لئے ریونیو ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کروانے اور ریکارڈ مال کی نقول بذریعہ انٹرنیٹ ڈاؤن لوڈ کرنے کی سہولت کے اقدامات کیے جائیں گے۔

۲۱۔ **کلوز سرکٹ کیمروں کی تنصیب:۔** ماتحت عملہ کی نگرانی کے لیے کلوز سرکٹ کیمروں کی تنصیب، جہاں تک ممکن ہو، عمل میں لائی جائے گی۔

۲۲۔ **بدمعاملگی کے معاملات میں عدالت العالیہ کو رپورٹ:۔** ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن ججز بھی رشوت ستانی اور بدمعاملگی کے معاملات میں عدالت العالیہ کو رپورٹ پیش کرنے کے پابند ہوں گے۔

۲۳۔ **ججز / قاضی صاحبان کا عرصہ قیام:۔** ماتحت عدلیہ کے ججز / قاضی صاحبان کا تبادلہ ایک سٹیشن پر عموماً تین سال کا عرصہ قیام پورا کرنے سے قبل عمل میں نہیں لایا جائے گا تاکہ بار بار ہونے والے تبادلوں کے نتیجہ میں ہونے والے ہرج اور مقدمات کے فیصلوں

میں تاخیر کو روکا جا سکے، نیز دور دراز مقامات پر ججز / قاضی صاحبان کے تبادلہ جات Rotation کے اصول کے تحت عمل میں لائے جائیں گے۔ نیز ایسے مقامات پر ججز / قاضی صاحبان کا تبادلہ عمل میں نہیں لایا جائے گا جہاں پر ان کے رشتہ دار وکلاء بطور وکیل پریکٹس کرتے ہوں۔

۲۴۔ **نادار طبقہ کی بلا معاوضہ رضا کارانہ قانونی معاونت کے لیے وکلاء کی فہرست کی تیاری:۔** معاشرہ کے مفلوک الحال اور نادار طبقہ کو قانونی معاونت فراہم کرنے کے لیے بار کونسل / بار ایسوسی ایشن اچھی شہرت کے حامل وکلاء جو رضا کارانہ طور پر بلا معاوضہ ایسے افراد کی وکالت پر رضامند ہوں، کی فہرست مقامی سطح پر سول جج / قاضی صاحب و انجمن وکلاء، ضلعی سطح پر ڈسٹرکٹ جج / قاضی صاحبان و ضلعی انجمن وکلاء ، عدالت العالیہ کی سطح پر چیف جسٹس عدالت العالیہ، انجمن وکلاء عدالت العالیہ، بار کونسل اور عدالت العظمیٰ کی سطح پر چیف جسٹس عدالت العظمیٰ و انجمن وکلاء عدالت العظمیٰ اور بار کونسل مرتب کریں گے اور عدالتی کمرہ جات و دفاتر انجمن ہا وکلاء میں آویزاں کریں گے۔

حصہ: ب

III۔ فوجداری مقدمات سے متعلق رہنما اصول:۔ فوجداری مقدمات کی سماعت و انفصال سے متعلق ماتحت عدلیہ کی رہنمائی کے لیے بذیل اصول وضع کیے جاتے ہیں:۔

۱۔ **ضمانت پر رہائی:۔** قابل ضمانت جرائم میں ضمانت ملزم کا حق ہے، لہذا ایسے مقدمات میں عدالت، جس کے روبرو ملزم ضمانت کے لئے پیش ہو، اُس کو ضمانت پر رہا کرے گی۔

۲۔ **ریکارڈ کی طلبی:۔** درخواست ضمانت زیر دفعہ ۴۹۷ ضابطہ فوجداری بمعہ عکسی نقل ابتدائی اطلاعی رپورٹ (FIR) تصدیق شدہ وکیل، منظور کی جا کر ریکارڈ طلب ہونا چاہیے۔

۳۔ **طلبی ریکارڈ کی مدت:۔** ضمانت کے معاملات میں سرکار کے نام نوٹس برائے طلبی ریکارڈ کے لئے ۳ ایام سے زیادہ وقت نہیں دیا جانا چاہیے اور اس نسبت جملہ حکام پولیس ریکارڈ کی فوری ترسیل کو یقینی بنائیں گے۔

۴۔ **درخواست ضمانت کے فیصلہ کی مدت:۔** عدالت کے لئے درخواست ضمانت پر فیصلہ اندر ۳ ایام کرنا لازمی ہے اور ضلعی عدالت کے لئے یہ مدت زیادہ سے زیادہ ۵ ایام ہے جبکہ عدالت العالیہ کے لئے ایسی درخواست کا فیصلہ ۷ دن میں ہونا چاہیے۔

۵۔ **درخواست منسوخی ضمانت کے فیصلہ کی مدت:۔** درخواست منسوخی ضمانت زیر دفعہ ۴۹۷ ذیلی دفعہ ۵ کا فیصلہ عدالت العالیہ و دیگر ماتحت عدالتیں ۱۵ ایام کے اندر کریں گی۔

۶۔ **ریمانڈ آرڈر:۔** ملزم کی عدم موجودگی میں کوئی جج ریمانڈ نہیں دے گا۔ اور ریمانڈ کا آرڈر دیتے وقت مجموعہ ضابطہ فوجداری کی متعلقہ دفعات کو مدنظر رکھا جائے گا۔

۷۔ **جیل کا دورہ اور ملزمان کا ریمانڈ:۔** ہر ضلع میں کم از کم ایک عدالتی مجسٹریٹ کا تقرر کیا جائے گا، جو جیل کا دورہ کرے گا اور ایسے ملزمان کو ریمانڈ دے گا جو کسی وجہ سے عدالت میں پیش نہ ہو سکے۔

۸۔ **ادخال چالان کی مدت:۔** فوجداری مقدمات میں پولیس کی ذمہ داری ہے کہ وہ ۱۴ ایام کے اندر چالان روبرو عدالت پیش کرے۔ تفتیش مکمل نہ ہونے کی صورت میں عبوری چالان روبرو عدالت پیش کیا جائے اور ایسی صورت میں عدالت ۱۵ دن سے زائد کا ریمانڈ نہیں دے گی۔

۹۔ **عدم تکمیل چالان پر ذمہ داران کے خلاف کارروائی:۔** عدم تکمیل تفتیش اور عدم ادخال چالان، مقدمات کے فیصلہ میں تاخیر کی ایک بنیادی وجہ ہے، لہٰذا ۱۴ ایام کے اندر چالان پیش کرنے کو یقینی بنایا جائے۔ ایسے افسران جو عدم تکمیل چالان کے ذمہ دار ہوں اُن کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

۱۰۔ **فوجداری عدالتوں میں رجسٹر مرتب کرنا:۔** تمام فوجداری عدالتوں میں ایک رجسٹر مرتب ہونا چاہیے جس میں FIR کی تفصیل، گرفتاری ملزمان، چالان دائری کے لئے مقرر کردہ تاریخ وغیرہ کا اندراج ہو تا کہ افسران جلیس عدالت، تحقیقاتی افسران /ایجنسی سے مکمل اطمینان کے ساتھ بدوں غیر ضروری تاخیر، چالان کی دائری کو یقینی بنا سکیں۔

۱۱۔ **استغاثہ اور تحقیقات کرنے والے اداروں کی استعداد کار میں اضافہ:۔** استغاثہ اور تحقیقات کرنے والے اداروں کی استعداد کار (Capacity) بڑھائی جائے تا کہ فوجداری مقدمات کا فوری فیصلہ ہو سکے۔

۱۲۔ **عدالتی افسران کی تربیت کا اہتمام:۔** سرکاری وکلاء، تحقیقاتی افسران اور عدالتی افسران کے لیے تربیت کا اہتمام کیا جانا چاہیے تا کہ اُن کو جدید طرز تفتیش کا علم ہو سکے۔

۱۳۔ **مقدمات جن میں سزا ۷ ماہ سے زائد ہو، کے فیصلہ کی مدت:۔** ایسے تمام مقدمات، جن میں سزا ۷ ماہ یا اس سے زائد ہے بشمول سزائے موت، کا ایک سال کے اندر فیصلہ کیا جائے۔

۱۴۔ **حفاظتی حراست سے متعلق مقدمات**:۔ دفعہ ۱۰۷ و ۱۵۱ ضابطہ فوجداری کے تحت حفاظتی حراست سے متعلقہ مقدمات کو دفعات ۱۱۲، ۱۱۷ اور ۱۱۸ ضابطہ فوجداری میں درج طریقہ کار پر عمل کرتے ہوئے، جتنا جلدی ممکن ہو سکے، یکسو کیا جائے۔

۱۵۔ **نادار ملزمان کو وکیل کی معاونت کی فراہمی**:۔ فوجداری مقدمات میں بوجہ عدم استطاعت ملزم کو وکیل کی معاونت میسر نہ ہونا بھی فیصلہ مین تاخیر کا سبب ہے۔ اس ضمن میں حصہ الف کی ہدایت نمبر ۲۴ پر عدالتیں مکمل طور پر سختی سے عمل درآمد کریں۔ عدالت خود وکیل کا تقرر کرے اور حکومت، شعبہ انصاف میں اس نسبت مناسب بجٹ مختص کرے۔

۱۶۔ **دیت، ارش اور ضمان کے قوانین سے استفادہ**:۔ ایسے ملزمان بشمول خواتین جو کہ اپنی سزا پوری کر چکے ہیں مگر دیت، ارش اور ضمان کی ادائیگی نہ کر سکے، اُن کے لیے حکومت نے پہلے ہی قوانین بنائے ہیں تاہم اُن سے تاحال کماحقہ استفادہ نہیں کیا جا سکا ہے۔ ایسے قوانین سے استفادہ حاصل کیا جائے۔

۱۷۔ **جیل میں سکنی ماحول کی بہتری**:۔ حکومت احاطہ جیل میں سکنی ماحول کو بہتر بنائے۔ قیدیوں کو بہتر خوراک، پینے کا صاف پانی اور طبی سہولیات فراہم کرنے کا اہتمام کرے۔

۱۸۔ **رحم کی اپیلوں کی فہرست:۔** عدالت العالیہ کے رجسٹرار کو محکمہ انصاف سے رابطہ کر کے یہ جاننا چاہیے کہ رحم کی کتنی درخواستیں پیش ہوئی ہیں اور ان رحم کی اپیلوں کی فہرست رجسٹرار عدالت العظمٰی کو پیش کی جائے جو معاملہ چیف جسٹس کی مشاورت سے اتھارٹی کو پیش کرے۔

۱۹۔ **منشیات، انسداد دہشتگردی، خواتین اور نابالغ ملزمان کے مقدمات:۔** منشیات، انسداد دہشت گردی، خواتین اور نابالغ ملزمان کے مقدمات پر خصوصی توجہ دی جائے۔

۲۰۔ **گواہان استغاثہ کی پیشی:۔** گواہان استغاثہ کو پیش کرنے میں استغاثہ کو گہری دلچسپی لینی چاہیے اور جب فوجداری مقدمہ میں کارروائی شروع ہو جائے تو اس کو بلا تعطل جاری رکھا جانا چاہیے۔ اس سلسلہ میں وکلاء صاحبان کو بھی اپنا کردار ادا کرنا چاہیے تا کہ مقدمات کے جلد یکسو ہونے کی راہ ہموار ہو سکے۔

۲۱۔ **قتل اور اقدام قتل کے مقدمات میں کارروائی:۔** قتل اور اقدام قتل کے مقدمات میں تسلسل کے ساتھ روز بروز کی بنیاد پر کارروائی ہونی چاہیے۔ وکلاء فریقین کو بھی عدالت کی معاونت میں تاخیر کا سبب نہیں بننا چاہیے۔

۲۲۔ **حوالاتیوں اور قیدیوں کے لیے مناسب اقدامات:۔** عدالتوں میں پیش کیے جانے والے حوالاتیوں اور قیدیوں کے لیے مناسب حفاظتی اقدامات کے لیے ضلعی عدالت ضروری اقدامات تجویز کرے۔ نیز ہر عدالت میں ایسے حوالاتیوں اور قیدیوں کے لیے معقول انتظارگاہ ، بیت الخلاء اور پینے کے پانی جیسی بنیادی ضرورتوں کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے اور ان امور کو مستقبل کی منصوبہ بندی میں ترجیحی بنیادوں پر شامل کیا جائے۔

۲۳۔ **تفتیشی افسران کی لاپرواہی کی نشاندہی اور انضباطی کارروائی:۔** چالانی فوجداری مقدمات کے فیصلہ کے وقت اگر تفتیشی افسر یا ایجنسی کی واضح غفلت، لاپرواہی یا دانستہ نااہلی اور بدمعاملگی پائی جائے تو متعلقہ عدالت اپنے فیصلہ میں اُس کی نشاندہی کرے گی اور متعلقہ بالا حاکم کو مناسب انضباطی کارروائی کے لیے ہدایات جاری کی جائیں گی۔ فوجداری مقدمات میں بلا تاخیر بروقت گواہان استغاثہ کی حاضری کو یقینی بنانا پولیس کی ذمہ داری ہے اور اس ضمن میں اگر کوئی غفلت یا کوتاہی کی جائے گی تو متعلقہ عدالت ایسی کوتاہی کو عدالت العالیہ کے نوٹس میں لائے گی اور ساتھ ہی پولیس کے متعلقہ اعلیٰ حاکم کو ایسی غفلت برتنے والے اہلکاران کے خلاف تادیبی کارروائی عمل میں لائے جانے اور گواہان استغاثہ

کی حاضری کو یقینی بنانے کے لیے ہدایات جاری کرے گی۔

۲۴۔ **سرکاری وکیل اور تفتیشی افسران کی تربیت:۔** سرکاری وکیل، تفتیشی افسر اور قانون نافذ کرنے والے افراد کی تربیت کرتے ہوئے انہیں جدید فرانزک آڈیٹنگ اور تفتیشی مہارتوں سے روشناس کروایا جائے۔ اس ضمن میں تفتیشی افسران اور سرکاری وکیل میں ہم آہنگی کو بہتر بنایا جائے۔ سرکاری وکیل کو چاہیے کہ وہ ناقص تفتیش والے مقدمات کی نسبت متعلقہ حکام کو قانونی کارروائی کے لیے رپورٹ کرے۔

۲۵۔ **قیدیوں کی عدالت میں پیشی کو یقینی بنانا:۔** عدالت کے روبرو ریمانڈ/ٹرائل کے لیے پیشی ہر قیدی کا حق ہے اس لیے ڈسٹرکٹ و سیشن جج جیل حکام کو حکم دے سکتے ہیں کہ وہ قیدیوں کی عدالت کے روبرو پیشی کو یقینی بنائیں۔ استغاثہ کو تاریخ سماعت پر گواہوں کی حاضری کو یقینی بنانا چاہیے اور عدالت پر لازم ہے کہ کوئی گواہ بغیر شہادت اور کوئی قیدی اپنے مقدمہ میں کارروائی کے بغیر نہ لوٹے۔

۲۶۔ **گواہان استغاثہ کی عدم پیشی:۔** عدالت ابتدائی کو گواہان استغاثہ کی عدم پیشی پر غیر ضروری تاریخ نہیں دینی چاہیے۔ اگر عدالت یہ محسوس کرے کہ کوئی پولیس آفیسر جان بوجھ کر مقدمہ کو طول دے رہا ہے تو وہ ایسے آفیسر کے بالا آفیسر کو اس ضمن میں کارروائی کے

لیے آگاہ کرے گی۔ اگر ایسے آفیسر کے خلاف تحت ضابطہ کارروائی نہ کی گئی تو معاملہ کو بذریعہ رجسٹرار چیف جسٹس عدالت العالیہ کے نوٹس میں لایا جائے۔

۲۷۔ **غیر ضروری تاریخ گردانی کی حوصلہ شکنی:۔** غیر ضروری تاریخ گردانی کے طرزِ عمل کی حوصلہ شکنی کے لیے رجسٹرار عدالت العالیہ کو انسپکٹر جنرل پولیس اور ایڈووکیٹ جنرل کے ساتھ میٹنگ منعقد کرنی چاہیے تاکہ فوجداری مقدمات کو جلد یکسو کرنے کے لیے یکساں پالیسی مرتب ہو سکے۔

۲۸۔ **ویڈیو کانفرنس کی سہولت کی فراہمی:۔** سنگین حالات کے پیشِ نظر قیدیوں کو تسلسل کے ساتھ عدالت میں پیش نہ کرنا بھی فوجداری مقدمات میں تعطل کی ایک وجہ ہے۔ عدالت العالیہ کو اس ضمن میں ضلعی عدالتوں کو اپنے وسائل سے ویڈیو کانفرنس کی سہولت فراہم کرنی چاہیے۔

IV۔ دیوانی مقدمات کی نسبت رہنما اصول:۔ دیوانی مقدمات کے سلسلہ میں آزاد جموں وکشمیر کی ماتحت عدلیہ کی رہنمائی کے لیے بذیل اصول وضع کئے جاتے ہیں:۔

ا۔ **عرضی رٹ کی ابتدائی سماعت پر کارروائی:۔** عرضی رٹ کو ابتدائی طور پر کچی پیشی کے لئے دائری کے دوسرے روز بغرض سماعت

مقرر کیا جائے اور جتنا جلدی ممکن ہو اس کا فیصلہ کیا جائے۔ غیر ضروری اور بے بنیاد یا بے نتیجہ قسم کی عرضی ہا کی ابتدائی سماعت پر ہی حوصلہ شکنی کی جائے۔ جہاں ضروری ہو تو قبل از سماعت تبصرہ طلب کیا جائے بصورت دیگر طوالت سے بچنے کے لیے عرضی رٹ میں تبصرہ طلب کرنے سے اجتناب کیا جائے۔

۲۔ **ابتدائی سماعت پر عرضی رٹ کی پذیرائی کا تعین:۔** ابتدائی سماعت پر عرضی رٹ کے قابل رفتار ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ اندر ایک ماہ کیا جانا لازمی ہوگا۔

۳۔ **قومی مفاد کے مقدمات میں حکم امتناعی اور فیصلے کی مدت :۔** ملازمت ، طلباء کے داخلہ اور قومی مفاد کے حامل ترقیاتی منصوبہ جات کی نسبت دائر کردہ رٹ ، اگر قابل رفتار ہو، تو اس کا فیصلہ ۶۰ ایام کے اندر کیا جائے۔ ایسی عرضی ہا، رٹ میں حکم امتناعی فریق ثانی کو سماعت کر کے جاری کیا جائے گا۔ اگر ناگزیر صورت میں بدوں سماعت فریق ثانی حکم امتناعی جاری کیا گیا ہے تو اندر ایک ماہ فریق ثانی کو سماعت کر کے حکم امتناعی کے معاملے کو یکسو کیا جائے گا۔

۴۔ **حکم امتناعی کے معاملات کے تصفیہ کی مدت:۔** حکم امتناعی سے متعلق معاملہ عارضی حکم امتناعی کے اجراء سے ۱۵ ایام کے اندر نمٹایا جانا

چاہیے اور تاخیر کی صورت میں عدالتی افسر تاخیر کی وضاحت بذریعہ رجسٹرار چیف جسٹس عدالت العالیہ کے روبرو پیش کرے۔

۵۔ **کرایہ کے مقدمات کے فیصلہ کی مدت:۔** کرایہ کے متعلق مقدمات کا فیصلہ ۴ ماہ کے اندر کیا جائے۔ کرایہ سے متعلق اپیل، عرضی رٹ اور دیگر متفرق معاملات کو ۶۰ ایام کے اندر نمٹایا جائے۔

۶۔ **عائلی مقدمات کے فیصلہ کی مدت:۔** عائلی مقدمات میں فیملی عدالت قانون میں مقرر میعاد یعنی ۴ ماہ کے اندر فیصلہ کو یقینی بنائے گی۔ تاخیر کی صورت میں عدالت العالیہ کے روبرو وجوہات پر مبنی رپورٹ ذمہ دار جوڈیشل آفیسر بذریعہ رجسٹرار پیش کرنے کا ذمہ دار ہوگا۔

۷۔ **عائلی مقدمات میں اپیل ہا کے فیصلہ کی مدت:۔** عائلی مقدمات میں اپیل ہا کا فیصلہ ۴ ماہ کے اندر کیا جائے۔

۸۔ **قانون مال گزاری کے تحت وصولی رقم کی کارروائی:۔** افسران مال قانون مال گزاری کے تحت وصولی رقم کے لئے کارروائی کر سکتے ہیں بشرطیکہ اس سلسلہ میں کوئی حکم امتناعی جاری نہ ہو۔

۹۔ **نظر ثانی کے فیصلہ کی مدت:۔** دیوانی عدالت میں نظر ثانی کا فیصلہ ۳۰ ایام کے اندر ہونا چاہیے۔

۱۰۔ **تجارتی، مالیاتی اور کاروباری معاملات کا فوری بنیادوں پر فیصلہ:**۔تجارت، مالیات اور کاروبار کے مقدمات کو ترجیح دی جائے اور ان مقدمات کا فیصلہ فوری بنیادوں پر کیا جانا چاہیے۔تجارتی مقدمات میں عدالت متعلقہ شعبہ کے ماہرین کی خدمات حاصل کر سکتی ہے۔

۱۱۔ **مقدمات کے فوری انفصال کے لیے اقدامات:**۔مقدمات کے فوری انفصال کے لئے درج ذیل اقدامات کی ضرورت ہے۔

(الف) عدالتیں ریکارڈ کا تفصیلی جائزہ لے کر فیصلے کریں اور غلط اور بے بنیاد مقدمات کو خارج کر دیں۔

(ب) ضابطہ دیوانی کے حکم ۱۱ کا مؤثر اطلاق کیا جائے۔

۱۲۔ **غلط اور بے بنیاد مقدمہ بازی پر ہرجانہ:**۔غلط اور بے بنیاد مقدمہ بازی کے تدارک کے لیے عدالت زیر دفعہ ۳۵۔اے ضابطہ دیوانی خصوصی ہرجانہ عائد کرے۔

۱۳۔ **ہر ماہ کے آخری ہفتہ کا دن بطور سنائے جانے فیصلہ:**۔ضلعی عدالتوں کے ججز ہر ماہ کے آخری ہفتہ کے دن کو بطور سنائے جانے فیصلہ جات مختص کر سکتے ہیں۔

۱۴۔ **شہادت کے مواقع کی تعداد:۔** دیوانی مقدمات میں مدعی اور مدعا علیہ کے لئے شہادت کے مواقع کی تعداد عدالت نوعیت کے پیش نظر فریقین کے وکلاء کی مشاورت سے مقرر کرسکتی ہے۔ بہرطور اس ضمن میں قواعد کمیٹی عدالت العالیہ کی طرف سے دی گئی تجاویز پر پورے طور پر عملدرآمد کروایا جائے گا۔

۱۵۔ **طلبی کے طریقہ کار کی بہتری اور مدت:۔** دیوانی مقدمات میں طلبی کے طریقہ کار کو بہتر بنانے کے لیے مناسب اقدامات کئے جائیں، بعداز دائری دعویٰ اندر ایک ماہ طلبی کو یقینی بنایا جائے۔

۱۶۔ **فیصلہ کے ہمراہ ڈگری کا مرتب کرنا اور بروقت مصدقہ نقول کی فراہمی:۔** فیصلہ تحریری طور پر مکمل ہونے پر ہی سنایا جائے اور جہاں ڈگری مرتب کرنا ضروری ہو تو وہ بھی فیصلے کے ساتھ ہی مرتب کی جائے۔ ناگزیر صورت میں اگر فوری مختصر فیصلہ جاری کیا گیا ہے تو اس کا تفصیلی فیصلہ سنانے کے وقت کا بھی تعین کیا جائے نیز فریقین کو بروقت مصدقہ نقول کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔

۱۷۔ **درخواست برآمدگی مقدمہ اور منسوخی یکطرفہ حکم کا بعجلت ممکنہ فیصلہ:۔** آفیسر جلیس، عدالتی اوقات کار تک مقدمات کو عدم پیروی خارج نہ کریں اس طرح درخواست برآمدگی مسل وغیرہ اور عذرات پر بے جا وقت ضائع ہوتا ہے اور مقدمہ کو طوالت دی جاتی

ہے۔ معقول قانونی وجہ ہونے کی بناء پر عدالت غیر ضروری تاخیر کی بجائے برآمدگی مقدمہ یا منسوخی یکطرفہ حکم کا بعجلت ممکنہ فیصلہ کرے۔

۱۸۔ **شہادتوں کو قلمبند کرنے کے لیے کمیشن کا تقرر**:۔ شہادتوں کو قلمبند کرنے کے لیے نئے آنے والے وکلاء کو کمیشن مقرر کیا جائے تا کہ عدالتی اہلکاران کا وقت بچے، شہادت وقت پر قلمبند ہو اور نئے وکلاء کی رہنمائی ہو۔

۱۹۔ **جہیز کی ڈگری میں قیمت جہیز کا تعین**: عائلی مقدمات، بالخصوص جہیز کے معاملات میں، فیملی کورٹ بمطابق آرٹیکل / سامان جہیز، موجودہ قیمت بھی ہر آرٹیکل کے ساتھ واضح کرتے ہوئے ڈگری جاری کرے تا کہ جو جہیز یا آرٹیکل ٹوٹا ہو تو اس کی قیمت وصولی میں مسائل کا سامنا نہ کرنا پڑے اور نئی درخواست نہ دینی پڑے۔

۲۰۔ **مقدمات کے فوری انفصال کے لیے متبادل ذرائع اور طریقہ کار کا استعمال**:۔ معاملات کو جلد یکسو کرنے کے لیے روایتی طریقہ کار کے ساتھ ساتھ اب متبادل ذرائع اور طریقہ کار عالمی سطح پر اپنایا جا رہا ہے۔ اس تناظر میں رائج الوقت ضابطہ دیوانی میں دفعہ ۸۹۔اے اور حکم ۱۰ قاعدہ ۱ (الف) کی ایزادگی کی گئی ہے۔ عدالت ہا ان قانونی دفعات کی منشاء کے مطابق مقدمہ کی ابتدائی سطح پر ہی متبادل طریقہ کار اپناتے ہوئے ثالثی، باہم افہام و

ہے۔معقول قانونی وجہ ہونے کی بناء پر عدالت غیر ضروری تاخیر کی بجائے برآمدگی مقدمہ یامنسوخی یکطرفہ حکم کا بعجلت ممکنہ فیصلہ کرے۔

۱۸۔ **شہادتوں کو قلمبند کرنے کے لیے کمیشن کا تقرر**:۔شہادتوں کو قلمبند کرنے کے لیے نئے آنے والے وکلاء کو کمیشن مقرر کیا جائے تا کہ عدالتی اہلکاران کا وقت بچے، شہادت وقت پر قلمبند ہو اور نئے وکلاء کی رہنمائی ہو۔

۱۹۔ **جہیز کی ڈگری میں قیمت جہیز کا تعین**: عائلی مقدمات، بالخصوص جہیز کے معاملات میں ،فیملی کورٹ بمطابق آرٹیکل / سامان جہیز، موجودہ قیمت بھی ہر آرٹیکل کے ساتھ واضح کرتے ہوئے ڈگری جاری کرے تا کہ جو جہیز یا آرٹیکل ٹوٹا ہو تو اس کی قیمت وصولی میں مسائل کا سامنا نہ کرنا پڑے اور نئی درخواست نہ دینی پڑے۔

۲۰۔ **مقدمات کے فوری انفصال کے لیے متبادل ذرائع اور طریقہ کار کا استعمال**:۔ معاملات کو جلد یکسو کرنے کے لیے روایتی طریقہ کار کے ساتھ ساتھ اب متبادل ذرائع اور طریقہ کار عالمی سطح پر اپنایا جا رہا ہے۔ اس تناظر میں رائج الوقت ضابطہ دیوانی میں دفعہ ۸۹۔اے اور حکم ۱۰ قاعدہ ۱ (الف) کی ایزادگی کی گئی ہے۔عدالت ہا ان قانونی دفعات کی منشاء کے مطابق مقدمہ کی ابتدائی سطح پر ہی متبادل طریقہ کار اپناتے ہوئے ثالثی، باہم افہام و

تفہیم یا جہاں پر صورت موقع کی نشاندہی وغیرہ کے تنازعات ہوں، تو فوری نشاندہی کرنے جیسے اقدامات تجویز کر کے فریقین کے درمیان معاملات کو یکسو کر سکتی ہیں۔ اس ضمن میں حکم 10 قاعدہ 1 (الف) کی روح کے مطابق مکمل عملدرآمد کو یقینی بنایا جائے اور عدالت قاعدہ 1 اور 1 (الف) کے متعلق واضح طور پر حکم تحریر کرے گی۔ قاعدہ 1 (الف) میں درج اقدامات بذیل ہیں:۔

(الف) عدالت ابتدائی کارروائی کر سکتی ہے اور مقدمہ کی کارروائی کو تیز کرنے کے لیے احکام جاری کیے جاسکتے ہیں۔

(ب) عدالت فریقین کی باہم رضامندی سے گواہوں کے معائنے کے لیے کمیشن کا تقرر کر سکتی ہے، دستاویزات قبول کر سکتی ہے اور مقدمہ کی کارروائی کے لیے دیگر اقدامات اٹھا سکتی ہے۔

(ج) عدالت فریقین کی باہم رضامندی سے تنازعہ حل کرنے کا کوئی بھی دیگر طریقہ اپنا سکتی ہے جس میں ثالثی، راضی نامہ یا اس طرح کے دیگر طریقہ کار شامل ہیں۔

۲۱۔ **دستاویزی شہادت سے متعلق امور کا تعین:**۔ اسی طرح دیوانی مقدمات میں عدالت آرڈر ۱۳ ضابطہ دیوانی کی منشاء کے مطابق

اس پر عملدرآمد کرے گی اور پہلی ہی سماعت پر نوعیت معاملہ کے مطابق فریقین سے دستاویزی شہادت کے متعلق امور اور ان دستاویزات کی تسلیم اور عدم تسلیم کے معاملہ کا تعین کیا جائے گا تا کہ مابعد غیر ضروری درخواست بازی اور دستاویزی شہادت پیش کرنے جیسے تاخیری حربوں سے بچا جا سکے۔

۲۲۔ **عدالت العالیہ کی قواعد کمیٹی کی مجوزہ ترامیم کا نفاذ اور عملدرآمد:۔** دیوانی معاملات کی نسبت عدالت العالیہ کی قواعد کمیٹی کی جانب سے مرتب کردہ تفصیلی ترامیم منسلکہ ہذا حکومتی منظوری کے بعد ۱۵ مئی ۲۰۱۸ء سے نافذ العمل ہو چکی ہیں، ان پر مکمل عملدرآمد کو یقینی بنایا جائے۔

۲۳۔ **ابتدائی مرحلے پر فریقین کا راضی نامہ:۔** پالیسی کے طور پر ابتدائی مرحلے پر عدالت فریقین سے کہہ سکتی ہے کہ وہ آپس میں بات چیت کے ذریعے معاملہ حل کریں۔

V۔ متفرق مقدمات کی نسبت رہنما اصول:۔ متفرق مقدمات کے سلسلہ میں آزاد جموں وکشمیر کی ماتحت عدلیہ کی راہنمائی کے لیے بذیل اصول وضع کئے جاتے ہیں:۔

ا۔ **سپرداری گاڑی اور جائیداد سے متعلق درخواست:۔** منتقلی مقدمہ، سپرداری گاڑی اور جائیداد سے متعلق درخواست ہا کا فیصلہ ۷ ایام کے اندر کیا جائے۔

۲۔ **کریمنل جسٹس کوآرڈینیشن کمیٹی کے اجلاس کا انعقاد:۔** نظام انصاف کی راہ میں حائل رکاوٹوں کا تدراک کرنے کے لیے باقاعدگی کے ساتھ کریمنل جسٹس کوآرڈینیشن کمیٹی کے اجلاس منعقد کیے جائیں۔

۳۔ **خصوصی بینچ کی تشکیل:۔** زیر التواء مقدمات کے انفصال کے لیے خصوصی بینچ تشکیل دے کر پرانے مقدمات کو ترجیحاً نمٹایا جائے۔

۴۔ **غلط اور بے بنیاد مقدمہ بازی پر جرمانے:۔** غلط اور بے بنیاد مقدمہ بازی کا رجحان ختم کرنے کے لیے عدالت کو چاہیے کہ وہ سخت قانونی کارروائی کرے اور ایسے افراد پر جرمانے عائد کرے۔

۵۔ **متفرق احکام کے خلاف نگرانی کے فیصلہ کی مدت:۔** متفرق احکام، حکم امتناعی، تقرری اہل کمیشن، عدم ادائیگی کورٹ فیس سے متعلق حکم کے خلاف نگرانی کا فیصلہ ۶۰ ایام کے اندر ہونا چاہیے۔

۶۔ **مقدمات میں التواء:۔** اگر کسی حکم کے خلاف اپیل / نگرانی دائر ہوئی ہو تو ابتدائی عدالت مقدمہ کی کارروائی نہیں روکے گی ماسوائے کہ کارروائی سے قانوناً منع کیا گیا ہو۔

۷۔ **خواتین، نابالغ اور بیرون ملک مقیم افراد سے متعلق مقدمات کا فیصلہ:۔** خواتین، نابالغ اور بیرون ملک مقیم افراد سے متعلق

مقدمات ترجیحاً جلد از جلد یکسو کرنے کے لیے تمام ضروری اقدامات اُٹھائے جائیں گئے۔

۸۔ **خفیف مطالبات اور معمولی جرائم عدالتی آرڈیننس ۲۰۰۲ء سے راہنمائی:**۔اگرچہ خفیف مطالبات اور معمولی جرائم عدالتی آرڈیننس ۲۰۰۲ء آزاد کشمیر میں نافذ العمل نہ ہے۔تاہم عدلیہ اس قانون سے راہنمائی حاصل کرے گی۔

۹۔ **متبادل ذرائع سے مقدمات کا حل:**۔متبادل ذرائع سے مقدمات کا حل قانونی تعلیم کا حصہ بنایا جائے۔

۱۰۔ **پرانے مقدمات کے فیصلہ کی ترجیح:**۔ عدالت العظمیٰ، عدالت العالیہ میں پرانے مقدمات کے فیصلہ کو ترجیح دی جائے۔

۱۱۔ **پرانے مقدمات کی سماعت کے لیے بینچ کی تشکیل:**۔ پرانے مقدمات کے فیصلہ کے لیے خصوصی بینچ تشکیل دیئے جائیں۔

۱۲۔ **ماحولیات اور مفاد عامہ سے متعلق مقدمات:** ماحولیات اور مفاد عامہ سے متعلق مقدمات میں ذمہ دار افسران پر ہرجانہ عائد کیا جائے۔

۱۳۔ **مقدمات کا میرٹ پر فیصلہ:**۔مقدمات کا انفصال مکمل طور پر تحت قانون وضوابط فریقین مقدمہ اور بارممبران کو سماعت کا موقع فراہم کرتے ہوئے کرنا چاہیے اور انصاف کو محض تکنیکی بنیادوں پر قربان نہیں کرنا چاہیے۔

۱۴۔ **قوانین اور قواعد پر عملدرآمد** :۔ نافذ العمل قوانین اور قواعد پر عملدرآمد یقینی بنایا جائے۔

۱۵۔ **فرانزک سائنس لیبارٹی کا قیام** :۔ آزاد کشمیر کے قیام سے لے کر آج تک حکومت نے ماہر تحریر، چھاپ انگوٹھا جات اور فرانزک سائنس لیبارٹری کا قیام عمل میں نہیں لایا۔ موجودہ نظام کے تحت فرانزک نتائج کے حصول میں غیر معمولی تاخیر ہوتی ہے جو کہ فوری انصاف کے حصول میں ایک اہم رکاوٹ ہے۔ لہذا، حکومت اس جانب فوری توجہ دے۔

۱۶۔ **ڈسپلن کی پابندی** :۔ آفیسر جلیس عدالتی وقار کو قائم رکھے۔ اپنے اختیارات استعمال کرتے ہوئے حتی الامکان کمرہ عدالت میں ڈسپلن کی پابندی کروائے۔

دستخط/۔

(ارشاد احمد قریشی)

سیکرٹری قانون/

سیکرٹری جوڈیشل پالیسی ساز کمیٹی

عدالت العالیہ آزاد جموں و کشمیر مظفر آباد

سرکلر

عنوان: <u>ہدایات برائے فوجداری و سول عدالت ہا ماتحت</u>

عدالت العالیہ/شریعت کورٹ آزاد جموں و کشمیر نے عدالت ہا ماتحت کے لیے جوڈیشل ورکنگ پلان 2010 کے تحت بذیل ہدایات (Instructions) کی منظوری صادر فرمائی ہے۔

<u>Judicial Working Plan 2010</u>

مقدمات کا اتنی بڑی تعداد میں التواء کا شکار ہونے کی کئی وجوہات ہیں۔لیکن ایک بڑی وجہ فنڈز کی کمی ہے۔جس کے نتیجہ میں عدالتیں اپنی صلاحیت کے مطابق مکمل طور پر اپنے فرائض کماحقہ انجام دینے کے قابل نہ ہو سکی ہیں۔ دوسری بڑی وجہ ججز اورسٹاف کی کمی ہے۔جس کے نتیجہ میں جج صاحبان پر کام کا بوجھ بہت زیادہ ڈال دیا ہے۔ اس وقت ایک جوڈیشل آفیسر کو اوسطاً ایک دن میں تقریباً 150 مقدمات کی کازلسٹ کو نپٹانا پڑتا ہے۔ جو ایک انسان کے بس میں نہیں ہے۔فنڈز کی کمی کے مسئلہ کو بعض معاملات میں حکومت کے ساتھ اُٹھایا ہوا ہے اور بعض معاملات میں تحریک کی جا رہی ہے۔حکومت کے لیے ضروری ہے کہ فنڈز اور سٹاف کے مسئلے کو ترجیحی بنیادوں پر حل کرے تاکہ عدلیہ کو التواء اور تاخیر جیسے مسائل سے عہدہ برآ ہونے کے قابل بنایا جا سکے۔ لیکن اس کے باوجود ہمیں کوشش کرنا ہے کہ موجودہ ججز/عملہ کے ساتھ اور دستیاب فنڈز

کے اندر جس حد تک ممکن ہو مقدمات کے تصفیہ میں تیزی لائی جائے۔ اس سلسلہ میں ماتحت عدالتوں کے جوڈیشل آفیسران و سٹاف کو پنجاب کے برابر مراعات ملنے کی صورت میں اوقات کار میں اضافہ کیا جائے گا اور آئندہ 9:00 بجے تا 04:00 بجے عدالتی اوقات کار مقرر کیئے جائیں گے۔

مشاہدہ میں آیا ہے کہ کئی مقدمات بے بنیاد، جھوٹے اور فضول ناقابل رفتار دائر کر دیئے جاتے ہیں۔ جس کی حوصلہ شکنی کے لیے قانون میں گنجائش موجود ہے۔ لیکن ان قانونی دفعات کو روبہ عمل نہیں لایا جاتا اور اس طرح ایسے بے بنیاد مقدمات کے نبٹانے میں بہت سا وقت ضائع ہوتا ہے۔ مقدمات بحث کے مرحلہ پر پہنچ کر بحث کے لیے متعدد مرتبہ تاریخیں دی جاتی ہیں اور اسطرح مقدمات محض تاریخ گردانی کا شکار رہتے ہیں اور مقدمات کی تعداد کا حجم کم نہیں ہو پاتا۔ عدلیہ پر عوام کی توقعات بہت زیادہ ہیں۔ ہمیں مکمل کوشش کرنی ہے کہ ان توقعات پر پورا اتریں۔ یہ اسی صورت میں ممکن ہو سکتا ہے کہ ہر شخص کو انصاف کے حصول کا موقع میسر آئے۔

عدالت العالیہ کو آئین کی دفعہ ۴۶ (۱) کے تحت جملہ ماتحت عدالتوں کی نگرانی و کنٹرول کے اختیارات حاصل ہیں۔ عوام کی خواہشات و توقعات کو مدنظر رکھتے ہوئے جناب چیف جسٹس ہائی کورٹ و شریعت کورٹ نے بذیل ورکنگ پلان کی تیاری اور حکمت عمل ترتیب دینے کا حکم صادر فرمایا ہے تاکہ مقدمات کی سماعت کے عمل کو تیز کیا جا سکے۔ اس ضمن میں ماتحت عدلیہ کو بمنظوری ہائی کورٹ و شریعت کورٹ بذیل ہدایات (Instructions) دی جاتی ہیں:۔

Instructions to Criminal Courts

عدالت ہاماتحت:۔

۱۔ عدالت ہا ماتحت میں مقدمات کے فیصلہ جات میں تاخیر کے فوری سدباب کے لیے قبل ازیں عدالت العالیہ کی جانب سے جاری شدہ سرکلر نمبر 2/75 مجریہ 02.07.1975 پر فوری عملدرآمد کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس حکم نامہ کی رو سے عدالت ہا ماتحت کے آفیسران جلیس آئندہ اس طور مقدمات کو یکسو کریں گے۔

(الف) دیوانی عدالت ہا ہر ماہ کم از کم 30 تجویزی دیوانی (Contested) مقدمات کا فیصلہ کریں گی۔

(ب) اس طرح فوجداری عدالت ہا کے لیے بھی 30 فوجداری تجویزی (Contested) مقدمات کا فیصلہ کرنا لازمی ہوگا۔ جس میں ضلعی فوجداری عدالت یا ایڈیشنل ضلعی فوجداری عدالت کے لیے کم از کم دو مقدمات قتل کا فیصلہ بھی کرنا لازمی ہوگا۔

مقدمات قتل کی سماعت:۔

۲۔ ضلعی فوجداری اور ایڈیشنل فوجداری عدالتوں میں مقدمات قتل کی سماعت (Trial) روزانہ کی بنیاد پر ہوگی اور ناگزیر صورت حال کے سوا کسی صورت میں بھی التواء نہیں دیا جائے گا اور

Adjournment کسی بھی صورت میں 10 دن سے زیادہ نہیں دی جائے گی۔ تمام فوجداری عدالتیں غیر ضروری ریمانڈ التواء زیر دفعہ 344 ض ف نہیں دیں گی بلکہ نامکمل چالان پر ہی فوری طور پر مقدمات کا ٹرائل شروع کیا جائے گا۔ تاکہ فوجداری مقدمات میں بے جا تاخیر کا سد باب کیا جا سکے۔ پولیس کے لیے لازمی ہوگا کہ وہ ایسے تمام قیدی جو زیر حراست ہوں کی آمدورفت کا مقررہ اوقات کے اندر انتظام کرے۔

۳۔ ڈسٹرکٹ وسیشن ججز ایسا طریقہ کار وضع کریں کہ ان کے ماتحت عدالتیں ہر ماہ پچاس فیصد مقدمات Back Log Pending Cases سے یکسو کریں اور 50 فیصد نئے متدائرہ مقدمات سے یکسو کرنے کے پابند ہوں گے۔

۴۔ آئندہ تمام ریونیو مجسٹریٹس بھی اس امر کے پابند ہوں گے (جو فوجداری مقدمات کی سماعت کرتے ہیں ان کی دیگر مصروفیات کے پیش نظر) کہ وہ ہر ماہ 10 فوجداری کیسز کا فیصلہ لازمی کریں۔

۵۔ دوران سماعت مقدمات، غیر ضروری درخواست بازی کی حوصلہ شکنی کی جائے۔ پوری توجہ مکمل طور پر اصل مقدمہ کو یکسو کرنے میں صرف کی جائے اور متفرق درخواست ہاء کو فوری طور پر یکسو کر دیا جائے۔

۶۔ فوجداری مقدمات میں قابل Bail Applications ضمانت جرائم میں، ضمانت ملزم کا قانونی حق ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں عدالتوں کو دفعہ 496 ضابطہ فوجداری پر سختی سے عمل کرنا چاہیے۔

۷۔ ضمانت قبل از گرفتاری سے متعلق مشاہدہ میں آیا ہے کہ یہ درخواستیں فوری طور پر یکسو نہیں کی جائیں جس کی وجہ سے مقدمات کے چالان مرتب کرنے اور ملزمان کی گرفتاری یا مقدمات میں تفتیش اور بعد ازاں دیگر کارروائی Medical Examination وغیرہ میں تاخیر کے باعث شہادت کے تلف یا ضائع ہونے کا احتمال ہوتا ہے۔ اس لیے درخواست ضمانت قبل از گرفتاری کا فیصلہ ۱۵ ایام میں کرنا لازمی ہوگا۔

۸۔ ضمانت کے معاملات میں پولیس کا ریکارڈ پیش کرنے کا نوٹس دو دن سے زائد نہیں ہونا چاہیے۔ ریکارڈ کا ملاحظہ کرنے کے بعد اصل ریکارڈ فوراً واپس کر دینا چاہیے تاکہ تفتیش میں تاخیر نہ ہو۔

۹۔ تحصیل فوجداری عدالت ہاء میں ضمانت کی درخواست تین دن کے اندر اور ضلعی فوجداری کی عدالت ہاء میں پانچ دن کے اندر نبٹا دی جانی چاہیے۔

۱۰۔ ضمانت کی منسوخی کی درخواست ریکارڈ موصول ہونے پر سات (۷) دن کے اندر نبٹا دی جانی چاہیے۔

۱۱۔ پولیس آفیسر/ ایس ایچ او چالان زیر دفعہ 173 ض۔ف پیش کرنے کے ساتھ گواہان یا کیس پراپرٹی عدالت میں پیش کرنے کا پابند ہے۔ عدالت کو بھی ایس ایچ او کو مقررہ تاریخ پر شہادت پیش کرنے کا پابند کرنا چاہیے۔

۱۲۔ اگر بعد سماعت فریقین مقدمہ نہ بنتا ہو یا ملزم کی سزایابی کا کوئی امکان موجود نہ ہو تو عدالت زیر دفعات 249-A و 265-K ضابطہ فوجداری پر عملدرآمد کر سکتی ہے۔

۱۳۔ عدالت کو اس بات پر توجہ دینی چاہیے کہ ریکارڈ پر Relevant اور Admissible شہادت موجود ہو۔

۱۴۔ عدالت کو فریقین یا گواہان کے تاخیری حربوں پر چوکنا رہنا چاہیے تاکہ وہ دانستہ طور پر مقدمات کو تاخیر سے دوچار نہ کر سکیں۔

۱۵۔ جملہ عدالت ہا اپنی ماہانہ کارگزاری ہر ماہ کی ۷ تاریخ تک بہرصورت بذریعہ رجسٹرار عدالت العالیہ کو ارسال کرنے کی پابند ہونگی۔ جملہ جوڈیشل آفیسران اس امر کے بھی پابند ہونگے کہ وہ ہر ماہ مقدمات میں کی گئی کارروائی سے متعلق History Sheet بھی ہمراہ نقشہ ماہانہ کارگزاری ارسال کریں۔

۱۶۔ پولیس افسران کی جانب اختیارات کا غلط استعمال بدیانتی پر مبنی تفتیش، غفلت یا نااہلی کی صورت میں عدالت کو بشکل ریفرنس، پولیس کے اعلیٰ حکام اور اس کی ایک کاپی رجسٹرار شریعت کورٹ کو ارسال کرنی چاہیے۔

۱۷۔ درخواست انتقال مقدمہ زیر دفعہ 526، 528 ض ف متفرق درخواست ہاء مثلاً درخواست سپرداری یا پراپرٹی کے ڈسپوزل یا دیگر درخواست ہا جو احکامات درمیانہ کی روشنی میں پیش ہوں کا فیصلہ اندر سات ایام کر دیا جانا چاہیے۔

۱۸۔ کارروائی زیر دفعہ 512 ض ف۔۔۔ملزم کی عدم حاضری پر شہادت قلمبند کرنا:۔ فوجداری مقدمات جن میں ملزمان بعد از ارتکاب جرم روپوش ہو جاتے ہیں۔ چالان پیش ہونے پر عدالت کے لیے لازمی ہوگا کہ وہ دفعہ 512 ض ف کے مطابق مقدمات کو داخل دفتر کرنے کے بجائے شہادت قلمبند کر کے ضابطہ جاتی کارروائی مکمل کرتے ہوئے استغاثہ داخل دفتر کریں گے۔ عدالت ہا ماتحت میں دفعہ 512 ض ف پر مطابق ضابطہ مطلوبہ کارروائی نہیں کی جاتی۔فوجداری مقدمات جن میں ملزم بعد ارتکاب جرم روپوش ہو جاتے ہیں اور ان کے خلاف چالان پیش ہونے پر Prosecution کے گواہ تلاش کنندہ کا بیان قلمبند کرتے ہوئے چالانی مقدمہ/مسل تا دستیابی ملزم داخل دفتر کی جاتی

ہے اور ملزم کے خلاف وارنٹ زیر دفعہ 512 ض ف جاری کیا جاتا ہے۔اس ضمن میں طے پایا ہے کہ آئندہ کوئی بھی مقدمہ محض تلاش کنندہ کا بیان قلمبند کرتے ہوئے داخل دفتر نہیں کیا جائے گا بلکہ اس Illegal Practice کو درست کیا جائے تا کہ آئندہ کسی بھی استغاثہ میں امر واقع شہادت ضائع نہ ہو اور ملزم کی گرفتاری پر دیگر ضابطہ جاتی کارروائی مکمل ہو سکے۔

۱۹۔ Frivolous Litigations:۔ غلط اور بے بنیاد مقدمات کی دائری کے رجحانات کو چیک کرنے کے لیے عدالت دفعہ 250 ض ف کے تحت جرمانہ عائد کرے گی۔اور ایسی پارٹی کے خلاف استغاثہ جات 182 اور 211 تعزیرات پاکستان دائر کئے جائیں۔وہ مقدمات جس میں سماعت کا اختیار مجسٹریٹ کے پاس ہو اگر عدالت یہ سمجھے کہ مقدمہ ملزم یا ملزمان کے خلاف جھوٹا اور بنے بنیاد درج کیا گیا ہے تو وہ ملزم کو ڈسچارج یا بری کر دے گا۔اور پرچہ کروانے والے (مدعی) مستغیث کو طلب کیا جائے اور اس سے پوچھا جائے گا کہ کیوں نہ تمہیں ایسا کرنے پر جرمانہ کر دیا جائے؟ مجسٹریٹ مقدمہ کے حالات وواقعات کو دیکھ کر مستغیث مقدمہ سے -/25000 روپے ہرجانہ ملزم کو دلوائے گا اور اس معاوضہ (Compensation) کی وصولی بطور Arears of Land Revenue وصول کئے جائیں گے۔

☆ اگر اصل صورت میں متذکرہ قانون لاگو کر دیا جائے تو بے بنیاد مقدمات کی تعداد کم ہو جائے گی ۔ لہذا جرمانہ /(Compensation) مقرر کرتے ہوئے عدالت ملزم کی مالی حالت مستغیث کی مالی حالت اور الزام کی نوعیت کو زیر غور لاتے ہوئے Award کرے گی۔

☆ اس کے علاوہ اگر عدالت کے علم میں آ جائے کہ کوئی Forgery یا فراڈ کسی کارروائی میں کی گئی ہے تو عدالت ایسے ڈیفالٹر کے خلاف زیر دفعہ 476 ض ف کارروائی کر سکتی ہے ۔ تا کہ یہ تاثر ختم ہو جائے کہ کوئی شخص جھوٹ اور جعل سازی کے ذریعے قانون کے عمل اور کارروائی کو سبوتاژ کر سکتا ہے۔ ملزم کو پراسیکیوٹ کرنے سے پہلے عدالت کو یہ امر لازمی دیکھنا ہو گا کہ ملزم کو سزا دینے کا غالب امکان ہے یا کہ نہیں۔

☆ دفعہ 476 ض ف کے تحت عدالت کو بذات خود Cognizance of Offence یعنی اختیار سماعت لینا ہو گا۔ اور اسے ضابطہ فوجداری کے باب 22 میں وضع کردہ سمری ٹرائل کے مطابق سماعت کرنا ہو گا۔ تا کہ اگر عدالت یہ سمجھے کہ دفعہ 476 کے تحت ملزم کا سمری ٹرائل نہیں کرنا چاہیے تو عدالت ملزم کا بیان اور واقعات ریکارڈ کرنے کے بعد کسی دیگر با اختیار عدالت میں مقدمہ بھیج دے گی۔

۲۰۔ سیشن جج کو جیل میں بیمار قیدیوں کے علاج معالجہ، ادویات کی فراہمی اور جیل میں ڈاکٹرز کی حاضری کو یقینی بنانے کے لیے موثر اقدامات کرنے چاہیں۔ اس ضمن میں عدالت العالیہ کو بروقت مطلع کرنا چاہیے۔ ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ کے ساتھ کی جانے والی خط وکتابت کی کاپی رجسٹرار عدالت العالیہ کو ارسال کی جانی چاہیے۔

۲۱۔ Hearing of Arguments (بحث کی فوری سماعت):۔ اگر کسی مقدمہ میں بحث مقررہ تاریخ پر کسی وجہ سے سماعت نہ ہو سکے تو اس کیس کو دوسرے دن بحث کے لیے رکھا جائے اگر کسی وجہ سے دوسرے دن بھی سماعت ممکن نہ ہو تو مقدمہ میں قریب ترین ممکنہ تاریخ برائے بحث مقرر کی جائے جو کہ ایک ہفتہ سے زیادہ نہ ہو۔ عدالت کو غیر ضروری تاریخ گردانی سے گریز کرنا چاہیے۔ ممکن ہو تو فوجداری مقدمات کی روزانہ کی بنیاد پر سماعت کرنی چاہیے۔

دیوانی عدالت ہاء کے لیے ہدایت

Instruction to Civil Courts

۱۔ Determination of Jurisdiction:۔ دیوانی عدالت ہاء کو اپنے اختیار سماعت کا تعین مقدمہ کے ابتدائی مرحلہ پر یعنی تنقیحات اخذ کرنے سے پہلے کر لینا چاہیے تا کہ نا قابل رفتار اور بدون اختیار سماعت دائر کردہ مقدمات/ دعاوی کا فوری Disposal ہو سکے اور فضول مقدمہ بازی کی حوصلہ شکنی ہو اور عدالت کا قیمتی وقت اور فریقین کے مالی ضیاع کو بچایا جا سکے۔ اس

Examination of Parties & ضمن میں
Plaints کے حوالہ سے ضابطہ دیوانی کے آرڈر 10 رول 2 پر سختی
سے عمل کیا جائے۔ نیز قانون میعاد سماعت کو بھی مدنظر رکھا جائے۔
زائدالمعیاد مقدمات کو بھی ابتدائی مرحلہ پر ہی نبٹا دیا جائے۔

۲۔ ایسے تمام مقدمات جن پر Land Revenue Act, 1967 کی دفعہ 172 کے تحت دیوانی عدالتوں کے اختیار سماعت پر قدغن لگا دی گئی ہے۔ سول کورٹس کو عدم دستیابی اختیار سماعت کی بناء پر فوری خارج کر دینا چاہیے، ماسوائے ان مقدمات کے جو Land Revenue Act کی دفعہ 53 کے تحت ریکارڈ مال کی درستگی کے حوالہ سے دائر ہوئے ہوں۔ اس ضمن میں The West Pakistan Land Revenue (Amendment) Act, 2007 جس کا اطلاق آزاد جموں و کشمیر میں ہوتا ہے کی ترمیمی دفعہ 53 شرطیہ فقرہ بذیل ہے:۔

The West Pakistan Land Revenue (Amendment) Act, 2007

Section 2 Amendment of Section 53, (Act XVII of 1967):- In the West Pakistan Land Revenue (Amendment) Act, 1967 (Act XVII of 1967) as adopted in the Azad Jammu and Kashmir, hereinafter referred to as the "said Act" in Section 53, full stop at the end is substituted by a colon, and thereafter the following proviso shall be added:-

"Provided that no such declaration shall be made in respect of land which is Khalsa Sarkar or is owned by the Government".

پر بھی سختی سے عمل کیا جانا چاہیے اور اس طرح کے مقدمات کو جو خالصہ سرکار سے متعلقہ ہوں قطعاً Entertain نہ کیا جائے۔ اس ضمن میں عدالت العظمیٰ آزاد جموں وکشمیر کے مطبوعہ فیصلہ عنوانی خواجہ محمد اکبر وغیرہ بنام خواجہ فتح محمد (2000 SCR 211) سے رہنمائی حاصل کی جائے۔

۳۔ تنقیحات اخذ کرنا بنیادی طور پر عدالت کی ذمہ داری ہے۔ آفیسران جلیس کی جانب سے اس ذمہ داری سے گریز قانون کے مغائر ہے۔ اس بنیادی ذمہ داری کو کما حقہ بجا لاتے ہوئے تنقیحات ہر دو وکلاء کی رضامندی سے اخذ کی جائیں اور وکلاء سے دستخط حاصل کیئے جائیں تاکہ عدالت اپیل میں درست تنقیحات اخذ نہ ہونے کا عذر باقی نہ رہے اور مقدمات اس point پر ریمانڈ نہ ہوں اور فریقین دوہری مقدمہ بازی سے بچ سکیں۔

۴۔ Production of Documents:۔ مقدمات میں دستاویزات شامل کرنے کی غرض سے آرڈر 7 رول 14 اور آرڈر 13 رول 1 ضابطہ دیوانی کے لازمی تقاضوں کی پابندی کی جائے۔ مشاہدہ میں آیا ہے کہ شہادت فریقین قلمبند ہونے کے بعد بعض اہم نوعیت کی دستاویزات وکلاء حضرات اپنے بیانات میں شامل کردیتے ہیں، ایسی دستاویزات نہ تو قانونی طور پر قابل ادخال شہادت ہوتی ہیں اور نہ ہی انکو Prove کیا جاسکتا ہے۔

۵۔ موقع ملاحظہ (Spot Inspection):۔ مشاہدہ میں یہ بھی آیا ہے کہ فاضل جج صاحبان موقع ملاحظہ کرنے کی غرض سے عدالت العالیہ سے پیشگی اجازت نہیں لیتے اور خود دونوں فریقین سے فیس اہل کمیشن کے نام پر بھاری رقومات وصول کرتے ہیں۔ یہ پریکٹس عدالتی آداب و وقار کے نقیض ہے۔ Spot Inspection کے حوالہ سے عدالتوں کو جو اختیارات حاصل ہیں۔ انہیں عین ضابطہ کے مطابق استعمال میں لایا جائے۔ اہل کمیشن مقدمہ میں صحیح نتیجہ پر پہنچنے کے لیئے ناگزیر حالات میں مقرر کیا جائے اس طرح کی کارروائی کا مطمع نظر سیر و تفریح یا کسی فرد کی Accomodation نہیں ہونا چاہیے۔ تاہم اس ضمن میں آرڈر 18 رول 18 ضابطہ دیوانی کے تقاضے پورے کرنے چاہیے۔

۶۔ فیصلہ جات لکھتے وقت آرڈر 20 رول 5 ضابطہ دیوانی کے تقاضوں کو مدنظر رکھا جائے۔ وکلا فریقین جو فیصلہ جات/ قانونی نظائر اپنے موقف کی تائید میں پیش کریں۔ انکو فیصلہ میں درج کریں اور ان قانونی نظائر کا واقعات مقدمہ پر اطلاق نہ ہونے کی صورت میں وجوہات درج کی جانی چاہیں۔ فیصلہ انتہائی معیاری ہونا چاہیے۔ جس کے پڑھنے سے یہ احساس ہو کہ جج نے فیصلہ واقعات اور شہادت کی روشنی میں اور واقعات متعلقہ کا درست طور پر اطلاق کرتے ہوئے صادر کیا ہے۔
فیصلے اس قدر ٹھوس اور مدلل ہونے چاہیں کہ نہ صرف وہ تنازعات کا حل ہوں بلکہ مستقبل کیلیئے مقدمہ بازی کو کم کرنے کا موجب بنیں اور باعث رہنمائی ہوں۔

۷۔ Rent Act وفیملی لاز کے تحت مقدمات کو قانون میں فراہم کی گئی معیاد کے مطابق چار ماہ کے اندر یکسو کیا جائے تا کہ قانون پر عملدرآمد یقینی بنایا جا کر قانون سازی کا مقصد پورا ہو سکے۔

۸۔ حکم امتناعی (Stay Order):۔ ضابطہ دیوانی کے آرڈر 39 ذیلی قاعدہ 2-A کے تحت جاری شدہ حکم امتناعی جو مدعا علیہ کی عدم موجودگی میں جاری کیا گیا ہو تو ایسا حکم امتناعی عام حالات میں 15 دن سے زیادہ نہیں ہو گا بشرطیکہ ایسا حکم مدعا علیہ کی وجہ تاخیر کا باعث نہ ہوا ہو۔ یکطرفہ حکم امتناعی، عارضی ناگزیر صورتحال میں ہی دیا جانا چاہیے۔ وہ بھی مخصوص ومختصر مدت کے لیے جس کے دوران فریق ثانی عدالت میں حاضر ہو کر عذرات دے سکے۔ تاہم آرڈر 39 رول 2-A پر سختی سے عملدرآمد کیا جانا چاہیے۔ ضابطہ دیوانی کے آرڈر 39 رولز 2,1 کے تحت حکم امتناعی جس میں مدعا علیہ کو نوٹس جاری ہوا ہو اور فریقین کو سنا گیا ہو، چھ ماہ کے مکمل ہونے کے بعد ختم ہو جائے گا۔ حکم امتناعی میں توسیع تحریری وجوہات کی بناء پر دینی ہو گی۔

☆ ماتحت عدالتوں پر لازم ہے کہ حکم امتناعی عارضی جاری کرنے سے قبل دفعہ 52 تا 56 قانون دادرسی خاص کو مدنظر رکھا جائے۔ اس ضمن میں آرڈر 39 رول 3 ضابطہ دیوانی ترمیمی ایکٹ AJK Civil Procedure Code (Amendment)

Act VII of 1991 کو بھی مدنظر رکھا جائے جس کے تحت کسی تعمیراتی سکیم، حکومت یا ادارہ جو کہ مفاد عامہ میں تعمیر کی جارہی ہو، بدوں نوٹس حکم امتناعی عارضی جاری نہیں کیا جائے گا۔

☆ حکم امتناعی عارضی جاری کرتے وقت عدالت کو ان امور کی واضح نشاندہی دینی چاہیے کہ کن امور کے کرنے کو امتناع کیا گیا ہے۔

☆ حکم امتناعی کے غلط استعمال کی اجازت نہیں دینی چاہیے۔ عدالتی احکامات کی تعمیل سے گریز یا التوا کے حصول جیسے حربوں پر عدالت کو کڑی نظر رکھنی چاہیے۔

☆ حکم امتناعی کی خلاف ورزی کی درخواست کا ڈسپوزل جلد از جلد نہیں کیا جاتا۔ اس کی نسبت ضروری ہے کہ کم از کم دو ماہ کے اندر ایسی درخواستیں نبٹا دینی لازمی ہوں گی۔ حکم امتناعی کی خلاف ورزی کی درخواست پر کارروائی عدالتی احکامات کو موثر بنانے اور عدلیہ پر عوامی اعتماد بحال کرنے کی غرض سے بھرپور انداز میں کرنی چاہیے اور خلاف ورزی ثابت ہونے پر حتمی سزا دینی چاہیے۔

۹۔ درخواست اجراء (Execution of Proceedings) کی کارروائی:۔ درخواست اجراء کا فیصلہ اندر 3 ماہ کرنا لازمی ہوگا۔

۱۰۔ خواتین اور بچوں کے معاملات کو یکسو کرنے کے لیے بہر صورت ترجیح دی جائے۔

۱۱۔ عدالت اپیل میں اضافی شہادت کے لیے آرڈر 41 رول 27 کے تقاضوں کو لازمی طور پر مدنظر رکھا جائے۔ عموماً متذکرہ آرڈر کی منشاء کے خلاف درخواستیں وصول کرنے سے مقدمات و اپیل ہا کے Disposal میں غیر ضروری تاخیر واقع ہوتی ہے۔ جس سے اجتناب کیا جانا ضروری ہے۔

۱۲۔ عدالت ہا اپیل کو فیصلہ لکھتے وقت آرڈر 41 رول 31,30 کے تقاضوں کو مدنظر رکھنا چاہیے۔ عدالت اپیل کو اپنے فیصلہ کی بنیاد کے لیے اہم نقاط ترتیب دینے چاہئیں اوران کی تائید میں کیس لاء اورشہادت پر انحصار کرنا چاہیے۔

۱۳۔ تمام اپیل ہا جو 2 سال یا دو سال سے زیادہ پرانی ہیں، اُن کو ترجیح بنیادوں پر یکسو کیا جائے اور ایسی اپیل ہا کا فیصلہ اندر تین ماہ یقینی بنایا جائے۔ موجودہ سال کے اختتام پر دو سال پرانی کوئی اپیل کسی عدالت کے زیر سماعت نہیں رہنی چاہیے۔ دوران معائنہ اگر ایسی اپیل زیر تصفیہ پائی گئی تو یہ معاملہ قابل گرفت ہوگا۔ دیوانی اپیل ہا تاریخ تکمیل طلبی سے تین ماہ کے اندر یکسو کرنی ہونگی۔ دیوانی نگرانی، نظر ثانی اور متفرق درخواست ہا ساٹھ یوم کے اندر یکسو کرنی ہونگی۔

۱۴۔ مقدمات کے جلد ڈسپوزل کے لیے متبادل تعمیل کے لیے. Modern Technology کا استعمال مثلاً تار، ٹیلی فون،

مونوگرام، ٹیلیکس، فیکس، ریڈیو، کوریئر سروس اور ارجنٹ میل سروس وغیرہ کیا جا سکے گا۔ اس کے لیے ضابطہ دیوانی کے آرڈر 5 رول 20 کو پیش نظر رکھا جائے۔

متذکرہ بالا ہدایات پر عملدرآمد کو یقینی بنایا جائے۔

(بشیر احمد مغل)
رجسٹرار

نمبر/4228-4350/انتظامیہ/ہائی کورٹ/2010 مورخہ 11-2-2010

نقل بالا بخدمت:

ا۔ جناب سیکرٹری قانون، انصاف و پارلیمانی امور آزاد حکومت ریاست جموں وکشمیر مظفرآباد۔
۲۔ انسپکٹر جنرل آف پولیس آزاد حکومت ریاست جموں وکشمیر مظفرآباد۔
۳۔ جملہ جوڈیشل آفیسران آزاد جموں وکشمیر۔
۴۔ جملہ قاضی صاحبان آزاد جموں وکشمیر۔
۵۔ جملہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحبان آزاد جموں وکشمیر۔
۶۔ جملہ ریونیو مجسٹریٹ صاحبان آزاد جموں وکشمیر۔

رجسٹرار

Annexure to

HIGH COURT OF AZAD JAMMU AND KASHMIR
Notification No. 13652-13772/HC/2018. Dated: 15.05.2018

HIGH COURT OF AZAD JAMMU AND KASHMIR

In exercise of the powers conferred under section 122 of the Code of Civil Procedure, 1908 and all other enabling powers in this behalf, the High Court of Azad Jammu & Kashmir, with the prior approval of the Azad Government of the State of Jammu & Kashmir hereby makes the following amendments in Orders of the Code of Civil Procedure, 1908.

S.#	Name of Existing Provisions	New/amended provisions	Detail of new/amended provisions.
1.	Order III Rule 4(3) appointment of Pleader	In Rule 4 Sub-Rule (3) after the words "review of judgment" the word "revision" shall be added	**4(3).** For the purposes of sub-rule (2) an application for review of judgment, **"revision",** an application under section **144** or section **152** of this Code, any appeal from any decree or order in the suit and any application or act for the purposes of obtaining copies of documents or return of documents produced or filed in the suit or of obtaining refund of money paid into the Court in connection with the suit shall be deemed to be proceedings in the suit.
2.	Order III Rule 4(5) Appointment of Pleader	In Rule 4 sub-rule (5) after clause (c) new clauses d & e shall be added	**(d) Personal mobile number or telephone number of the pleader (if any);** **(e) Complete office Postal Address of the pleader (if any);**
3.	Order III Rule 5 Service of Process on pleader	New proviso shall be added	**"Provided that notice of any application by any party not submitted on the date fixed for hearing, shall be sent in writing or communicated to the counsel/pleader of the other party on the address/means of communication submitted under rule 4 sub-rule (5).** **If the counsel receives notice of filing of such application, well before the date of hearing, he shall submit the written reply on the coming date. If he is unable to submit reply on the date of**

			hearing for any sound reason, he may be given one adjournment for the same."
4.	Order VI Rule 17 Amendment of pleadings	Proviso shall be added	**"Provided that an application for amendment of pleadings shall be disposed of within 30 days from the date of its filing."**
5.	Order VI Rule 18 Failure to amend after order	The words "after recording reasons" shall be added in Rule 18 New proviso shall be added	18. **Failure to amend after order**: If a party who has obtained an order for leave to amend does not amend accordingly within the time limited for that purpose by the order, or if no time is thereby limited then within fourteen days from the date of the order, he shall not be permitted to amend after the expiration of such limited time as aforesaid or of such fourteen days as the case may be unless the time is extended by the Court **"after recording reasons".** **"Provided that such extension shall not be granted more than once and such extension shall not be for more than fourteen days."**
6.	Order VII Rule 19 Plaint	Addition in Sub-rule (1) & (3)	**[19. Address "and telephone, mobile number & E-mail, if any" to be filed with plaint**:- (1) Every plaint or original petition shall be accompanied by a proceeding giving an address **"and telephone, mobile number registered on his CNIC, & E-mail, if any"** at which service of notice, summons or other process may be made on the plaintiff or petitioner. (3) The address, **"and telephone, mobile number, & E-mail, if any"** filed under this rule shall be entered in the Register of suits maintained under Order IV, Rule 2].
7.	Order VII Rule 20 Nature of address to be filed	Addition in Rule 20	**[20. Nature of address "and telephone, mobile number, & E-mail, if any"** to be filed. An address, **"and telephone, mobile number, & E-mail, if any"** for service filed under the preceding rule shall be within the local limits of the District Court within which the suit or petition filed, or of the District Court within which the party ordinarily resides.
8.	Order VIII Rule 11 address for service	Addition in Rule 11	[11. **Address, "and telephone, mobile number, & E-mail, if any" for service**. (1) Every party whether original, added or substituted, who appears in any suit or other proceedings, shall, on or before the date fixed in the summons, notice or other

			process served on him, file in the Court a proceeding stating his address **“and telephone, mobile number registered on his CNIC, & E-mail, if any”** for service. (2) Such address **“and telephone, mobile number, & E-mail, if any”** shall be entered in the Register of suits to be maintained under Order IV, rule 2. (3) Rules 20, 23, 24 and 25 of Order VII shall apply, so far as may be, to addresses “**and telephone, mobile number, & E-mail, if any”** for service filed under this rule.]
9.	Order IX rule 4 Plaintiff may bring fresh suit or Court may restore suit to file	Proviso shall be added after Sub-rule (2)	**“Provided that an application for restoration of the suit shall be decided within 60 days from the date of its institution.”**
10.	Order IX Rule 7 Procedure where a defendant appears on day of adjourned hearing and assigns good cause for previous non-appearance	Proviso shall be added	**“Provided further that an application for setting aside, ex-parte proceedings shall be decided within 60 days from the date of its institutions.”**
11.	Order IX Rule 9 Decree against plaintiff by default bars fresh suit	Proviso shall be added	**“Provided that an application for setting aside dismissal order shall be decided within 60 days from the date of its institution.”**
12.	Order X Examination of parties by the Court	Substitution in Sub-rule 1A	**In line 1, the word, “shall” be substituted for the word, “may”.**

13.	Order XIII Rule I Documentary evidence to be produced at first hearing	Substitution in Sub-rule (3)	**In Sub-rule (3) in line 1, the word "shall" be substituted for the word "may".**
14.	Order XVIII Hearing of the suit and examination of witnesses	Sub-rule (1) added	**After Rule 1, Sub-rule (1) shall be added as follows.** **"The Court shall give maximum period of nine months to each party to produce its total evidence (including documentary and oral evidence) and if any party desires to produce any evidence in rebuttal, it shall be given only one month to produce it, however, if evidence of any party is not completed within above specified period and there is sufficient cause for it, the Court shall report the matter to the High Court with the reasons for extension of time."**
15.	Order XX Rule 1 Judgment when pronounced	Addition is Sub-rule (1)	1. **Judgment when pronounced: (1)** On completion of evidence, the Court shall fix a date not exceeding fifteen days, for hearing of arguments of parties, **"however, counsel of the parties may be required to file synopses of their arguments at the end of the case".**
16.	Order XX Rule 7 Date of decree	Addition in Rule 7	**At the beginning of Rule 7, following shall be added.** **"7. The Court shall ensure that the decree is drawn up immediately after the announcement of judgment".**
17.	Order XXVI Rule 4 Persons for whose examination commission may issue	In Sub-rule (1) after clause (c) new clause (d) shall be added	**"(d). Any person, who is unable to attend the Court due to any reason of illness or for other reason which is beyond his control."**
18.	Order XXXIII Rule 1 Suit may be instituted in 'forma pauperis'	"Twenty five thousand" substituted for "one thousand" in Explanation	1. **Suit may be instituted in 'forma pauperis':** Subject to the following provisions, any suit may be instituted by a pauper. **Explanation:** A person is a "pauper" when he is not possessed of sufficient means to enable him to pay the fee prescribed by law for the plaint in such suit, or, where no fee is prescribed, when he is not entitled to

			property worth **"[twenty five thousand]"** rupees other than his necessary wearing-apparel and the subject-matter of the suit.
19.	Order XXXIII Rule 5 Rejection of application	Addition in clause (d)	**5. Rejection of application:** The Court shall reject an application for permission to sue as a pauper- (a) Where it is not framed and presented in the manner prescribed by rules 2 and 3, or (b) Where the applicant is not a pauper, or (c) Where he has, within two months next before the presentation of the application, disposed of any property fraudulently or in order to be able to apply for permission to sue as a pauper, or (d) Where his allegations do not show cause of action, **<u>"or where the suit appears from the statement in the application to be barred by any law"</u>** or (e) Where he has entered into any agreement with reference to the subject-matter of the proposed suit under which any other person has obtained an interest in such subject-matter
20.	Order XXXIII Rule 7 Procedure at hearing	Sub-rule (1) substituted Substitution in Sub-rule (2)	**7. Procedure at hearing: <u>(1) "On the day so fixed or as soon thereafter as may be convenient, the Court shall further examine and cross-examine the applicant or his agent and also examine and cross-examine the opposite party and shall make a memorandum of the substance of their evidence".</u>** (2). The Court shall also hear any argument which the parties may desire to offer on the question whether, on the face of the application and of the **"affidavits (if any) filed in the Court"** as herein provided, the applicant is or is not subject to any of the prohibitions specified in rule 5. (3). The Court shall then either allow or refuse to allow the applicant to sue as a pauper.

21.	Order XXXVII Rule 2 Institution of summary suits upon bills of exchange, etc.	New Sub-rule shall be added as Sub-rule (1) before existing Sub-rule (1)	**2. Institution of summary suits upon bills of exchange, etc.** **"(1) Subject to the provisions of rule 1, this order applies to the following classes of suits, namely:-** **(a) Suits upon bills of exchange, hundies and promissory notes.** **(b) Suits in which the plaintiff seeks only to recover a debt or liquidated demand in money payable by the defendant, with or without interest, arising:** **(i) Out of an express contract; or** **(ii) Upon an enactment where the sum sought to be recovered is a fixed sum of money or in the nature of debt other than a penalty; or** **(iii) Upon a guarantee, where the claim against the principal is in respect of debt or a liquidated demand only; or** **(iv) Upon a trust.** **(c) Suits for the recovery of immovable property, with or without a claim for rent or mesne profit by a landlord against a tenant whose term has expired or has become liable to forfeiture for non-payment of rent, or against persons claiming under such tenant."**
		Existing Sub-rule (1) shall be renumbered as Sub-rule (2)	(2) All suits **"under this order",** may, in case the plaintiff desires to proceed there under, be instituted by presenting a plaint in the form prescribed; but the summons shall be in Form No. 4 in Appendix B or in such other form as may be from time to time prescribed. **Note: Words "upon bills of exchange, hundies or promissory notes" substituted by "under this order".**
		Existing Sub-rule (2) shall be renumbered as Sub-rule (3)	(3) In any case in which the plaint and summons are in such forms respectively the defendant shall not appear or defend the suit unless he obtains leave from a Judge as hereinafter provided so to appear and defend; and, in default of his obtaining such leave or of his appearance and defence in pursuance thereof, the allegations in the plaint shall be deemed to be admitted, and the plaintiff shall be entitled to a decree— [(a) For the principal sum due on the instrument and for interest calculated in

		Existing Sub-rule (3) shall be renumbered as Sub-rule (4)	accordance with the provisions of section 79 or section 80, as the case may be, of the Negotiable Instruments Act, 1881 up to the date of the institution of the suit, or for the sum mentioned in the summons, whichever is less, and for interest up to the date of the decree at the same rate or at such other rate as the Court thinks fit; and (b) For such subsequent interest, if any, as the Court may order under section 34 of this Code; and (c) For such sum for costs as may be prescribed: Provided that, if the plaintiff claims more than such fixed sum for costs, the costs shall be ascertained in the ordinary way. (4) A decree passed under this rule may be executed forthwith.]
22.	Order XXXIX Rule 1 Cases in which temporary injunction may be granted	After existing clause (b) new clause (c) shall be added	**"(c). An Application for temporary injunction shall be decided within 45 days from the date when objections have been filed by the other side."**
23.	Order XXXIX Rule 2 Injunction to restrain repetition or continuance of breach	Sub-rule (3) shall be omitted Addition in Sub-rule 2-B After Rule 2 new Rule 2-C shall be added	2B. The order of injunction made under rule 1 or 2 after hearing the parties or after notice to the defendant shall cease to have effect on the expiration of six months **"in suits against Govt. or Semi-Govt. involving development projects and in other suits after the expiration of "one year"** unless extended by the Court after hearing the parties again and for reasons to be recorded for such extension: Provided that report of such extension shall be submitted to the High Court]. **"2-C. Consequences of disobedience or breach of injunction.** **(1) In case of disobedience of any injunction granted or other order made under rule 1 or 2 or breach of any of the terms on which the injunction was granted or the order made, the Court granting the injunction or making the order, or any Court to which the suit are**

			proceeding is transferred, may order the property of the person guilty of such disobedience or breach to be attached, and may also order such person to be detained in the prison for a term not exceeding three months, unless in the meantime the Court directs his release. (2) ***No attachment made under this rule* shall remain in force for more than one year, at the end of which time, if the disobedience or breach continues, the property attached may be sold and out of the proceeds the Court may award such compensation as it thinks fit to the injured party and shall pay the balance, if any, to the party entitled thereto."**
24.	Order XXXIX rule 4-A Injunction to cease to be in force after certain period	For the words **"Six month"** the words **"One year"** shall be submitted	**[4.A Injunction to cease to be in force after certain period.** An injunction granted by a Court in a suit which seeks to question the validity or legal effect of any order made, proceeding taken or act done by an authority or person, which has been made, taken or done, or purports to have been made, taken or done, under any law which is specified in part 1 of the First Schedule to the Constitution or relates to, or is connected with, assessment or collection of public revenues shall cease to have effect on the expiration of period of **"[one year]"** following the day on which it is made, unless the case is finally decided, or the injunction is discharged or set aside, by the Court earlier.
25	Order XLI Rule 3 Rejection or amendment of memorandum	Sub-rule 4 shall be added	**"(4). After rejection of memorandum of appeal, the appellant may file frees appeal against same judgment and decree subject to the law of limitation."**
26.	Order XLI Rule 23 Remand of case by Appellate Court	New proviso shall be added	**"Provided that in such case, the Appellate Court while remanding the case shall fix a date and direct the parties to appear before the Court where the case has been remanded on the fixed date and shall also immediately ensure the sending of the judicial file to the said**

			Court.
27.	Order XLIII Rule 3(1) Notice before presentation of appeal	New proviso shall be added	**"Provided that if the appellant fails to attach postal receipt with memorandum of appeal, it shall be returned to the appellant for compliance of Sub-rule (1)".**
28.	Order XLIV Rule 2 Inquiry into pauperism	Second proviso shall be added	**"Provided further that affixing of Court fee by plaintiff on plaint does not disentitle such person to prefer an appeal as a pauper where Court is satisfied after inquiry that he was a pauper at the time of presentation of appeal".**
29.	Order XLVII Rule 4 Application where rejected	After Sub-rule (2) new Sub-rule (3) shall be added	**Application where rejected:** (1) where it appears to the Court that there is not sufficient ground for a review, it shall reject the application. **(2) Application where granted:** Where the Court is of opinion that the application for review should be granted, it shall grant the same: Provided that- (a) no such application shall be granted without previous notice to the opposite-party, to enable him to appear and be heard in support of the decree or order, a review of which is applied for; and (b) no such application shall be granted on the ground of discovery of new matter or evidence which the applicant alleges was not within his knowledge, or could not be adduced by him when the decree or order was passed or made, without strict proof of such allegation. **"(3) no application for review shall be entertained unless the person seeking review furnishes cash security of rupees five thousand. The security shall stand forfeited if the review petition is dismissed at the initial stage without notice to the opposite party. The amount deposited as security shall be paid to the opposite party if the review petition is dismissed after being contested. The provisions of this rule shall not apply where the applicant seeking review is a person who has been declared by the competent court to be an undercharged insolvent or a pauper."**

30.	Order LI [PRESIDENCY SMALL CAUSE COURTS] omitted	New order L II shall be added	**"Application of the new amendments: The amendments in the First Schedule of C.P.C. being made now by the High Court under sections 122 and 123 of C.P.C., will also apply in cases heard by civil Courts under other special laws only to the extent these are in consonance with the provisions of the said laws."**

-Sd/-
Registrar

گورنمنٹ پرنٹنگ اینڈ سٹیشنری ڈیپارٹمنٹ مظفر آباد